قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 18 جون 2022ء | 18 ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری | 18 احسان 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 121

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، اس کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ…)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

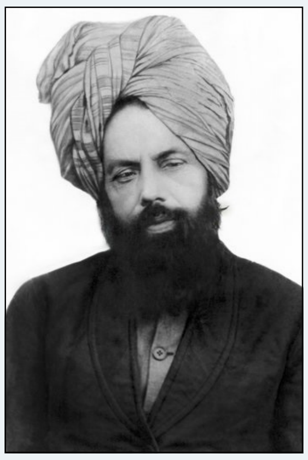

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

’’ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتدا میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا۔ اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 190، ایڈیشن 1988ء)

آپؑ نے حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے نام مکتوب میں اس دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

’’اے رب العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کرسکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ مَیں تیری وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین، ثم آمین‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 235، ایڈیشن 1984ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّقُوۡلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۲﴾

(البقرۃ: 202)

ترجمہ: اور اُنہی میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حَسَنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حَسَنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

پس جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ دعا کی قبولیت کے لئے دعا کو کمال تک پہنچانا ضروری ہے۔ اور اس مقام تک پہنچ کر یا تو دعا قبول ہو جاتی ہے جو انسان اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا ہے، اُس کی قبولیت کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں یا پھر دل کی ایسی تسلّی اور سکینت ہوتی ہے کہ انسان کا جو غم ہے جس وجہ سے دعا مانگ رہا ہے، وہ ختم ہو جاتا ہے، وہ دور ہو جاتا ہے۔ ایک خاص قسم کا سکون ملتا ہے کہ اب جو بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک میرے لئے بہتر ہو گا وہ ظاہر ہوگا۔ یہ سوچ ہے جو ایک حقیقی مومن کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ توفیق بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے۔ اس لئے اس کے حصول کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

اس وقت مَیں دو قرآنی دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں نے کہا یہ دعائیں ان آیات میں ہیں۔ ہم پڑھتے بھی ہیں۔ بہت سے جانتے بھی ہیں۔ ان میں سے ایک دعا ہے کہ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ: 202) کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیا میں بھی حسنہ عطا فرما اور آخرت میں بھی۔

یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاص طور پر پڑھا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب قول النبیؐ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ حدیث 6389)

اور صحابہ کو بھی اس طرف توجہ دلائی اور صحابہ بھی خاص توجہ سے پڑھا کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 52 کتاب الدعا باب من کان یحب… حدیث 3 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک وقت میں جماعت کے افراد کو یہ کہا تھا کہ خاص طور پر ہر نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد جب کھڑے ہوتے ہیں تو اس میں یہ دعا پڑھا کریں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 6 ایڈیشن 2003ء)

(خطبہ جمعہ 8 مارچ 2013ء)

اس شمارہ میں

- الفضل خلافت کا ہے بازو بھی، زباں بھی (منظوم)
- الفضل اخبار اسم بامسمّٰی ہے
- روزنامہ الفضل سے میری وابستگی
- الفضل اور قلمی جہاد
- خدا ہو مہرباں تم پر کہ میرے مہرباں تم ہو

روزنامہ الفضل کو جاری ہوئے 109 سال مکمل ہونے پر قارئین کو مبارکباد پیش ہے

دربارِ خلافت

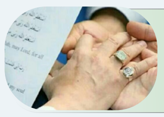

’’خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو
تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمّی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’غرض نری باتیں کام نہ آئیں گی۔ پس چاہئے کہ انسان پہلے اپنے آپ کو دکھ پہنچائے تا خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھادے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔ اس نے جو وعدہ فرمایا ہے کہ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (الرعد: 18) ’’یعنی جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہو وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔‘‘ یہ بالکل سچ ہے۔ عام طور پر بھی قاعدہ ہے کہ جو چیز نفع رساں ہو اس کو کوئی ضائع نہیں کرتا۔ یہانتک کہ کوئی گھوڑا بیل یا گائے، بکری اگر مفید ہو اور اس سے فائدہ پہنچتا ہو، کون ہے جو اس کو ذبح کر ڈالے لیکن جب وہ ناکارہ ہو جاتا ہے اور کسی کام نہیں آسکتا تو پھر اس کا آخری علاج ہی ذبح ہے۔‘‘ پس یہ غور کرنے والے فقرات ہیں۔فرمایا کہ ایسا ذبح ہی ہو جاتا ہے اور پھر جو ذبح کرنے والا سمجھ لیتا ہے، مالک سمجھ لیتا ہے کہ اور نہیں تو دو چار روپے کی کھال ہی بِک جائے گی اور گوشت کام آجائے گا۔’’اسی طرح پر جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پروا نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 611-612 ایڈیشن 2003ء)

پس ہر ایک کو، ہر احمدی کو، ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں نے زیادہ سے زیادہ دوسرے کو کس طرح فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ پہنچانا ہی ہر ایک کے پیشِ نظر ہونا چاہئے۔ یہ اعزاز، یہ عہدہ، یہ خدمت کا فائدہ تبھی ہے جب دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی سوچ ہو، نیک نیتی ہو، اپنے اعمال کی اصلاح کی طرف توجہ ہو اور سچائی پر قائم رہنے والا انسان ہو، تقویٰ پر چلنے والا ہو۔

فرمایا: ’’غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف وگزاف اور زبانی قیل وقال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف بھیج کر صحابہؓ سے خدمت لی۔ کیا انہوں نے صرف اسی قدر کافی سمجھا تھا کہ قرآن کو زبان سے پڑھ لیا یا اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا تھا؟ انہوں نے تو یہاں تک اطاعت و وفاداری دکھائی کہ بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے اور پھر انہوں نے جو کچھ پایا اور خدا تعالیٰ نے ان کی جس قدر قدر کی وہ پوشیدہ بات نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 612 ایڈیشن 2003ء)

پس یہ اللہ تعالیٰ کی قدر ہے جس کی ہمیں تلاش کرنی چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمّی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کارآمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو۔ لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے اور ان کے کاروبار میں ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ ان کو ضائع نہیں کرتا اور بے عزتی کی موت نہیں مارتا۔ لیکن جو خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کی بے حرمتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری قدر کرے تو اس کے واسطے ضروری ہے کہ تم نیک بن جاؤ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرو۔ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکموں کی پابندی کرتے ہیں وہ اُن میں اور اُن کے غیروں کے درمیان ایک فرقان رکھ دیتا ہے۔ یہی راز انسان کے برکت پانے کا ہے کہ وہ بدیوں سے بچتا رہے۔ ایسا شخص جہاں رہے وہ قابل قدر ہوتا ہے کیونکہ اس سے نیکی پہنچتی ہے۔ وہ غریبوں سے سلوک کرتا ہے، ہمسایوں پر رحم کرتا ہے، شرارت نہیں کرتا، جھوٹے مقدمات نہیں بناتا، جھوٹی گواہیاں نہیں دیتا، بلکہ دل کو پاک کرتا ہے اور خدا کی طرف مشغول ہوتا ہے اور خدا کا ولی کہلاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 612 ایڈیشن 2003ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے سچائی پر قائم رہنے والا بنائے۔

(خطبہ جمعہ 21/ جون 2013ء بحوالہ الاسلام)

الفضل خلافت کا ہے بازو بھی، زباں بھی

الفضل کہ دن رات کی محنت سے گزر کر
طے کر کے مسافات پہنچ جاتا ہے گھر گھر
دامن میں لیے علم و معارف کے یہ گوہر
کرتا ہے رسا ذہن کو اور دل کو منوّر
آوارہ خرد کے لیے کیا اچھا ہے رہبر!
کیا قدر کا یہ پھر بھی سزاوار نہیں ہے؟
الفضل سے اچھا کوئی اخبار نہیں ہے

الفضل میں قرآن کی آیات کی تعلیم
اخلاقِ نبیؐ اور احادیث کی تفہیم
اور مہدیٔ دوراں کے خزائن بھی ہوں تقسیم
اخلاص و وفائے صلحاء کی بھی ہو تعمیم
اِس باغِ جناں میں سدا حق کی چلے تسنیم
گھاٹے میں ہے جو اِس کا خریدار نہیں ہے
الفضل سے اچھا کوئی اخبار نہیں ہے

الفضل میں انوارِ خلافت کے نشاں بھی
خطبات و خطابات کا، دَوروں کا بیاں بھی
احوال کلاسوں کا بھی، جلسوں کا سماں بھی
الفضل خلافت کا ہے بازو بھی، زباں بھی
ہرحکم کا ناقل بھی ہے، پیغام رساں بھی
اِس جیسا خلافت کا وفادار نہیں ہے
الفضل سے اچھا کوئی اخبار نہیں ہے

کھلتے ہیں اِسی باغ میں تاریخ کے غنچے
کُھلتے ہیں اِسی دار میں سیرت کے دریچے
تحقیق کسی بات پہ کرنے کا جو سوچے
الفضل کے احسان کے رہتا ہے وہ نیچے
کتنے ہی گلِ علم ہیں جو اِس نے ہیں سینچے
محروم کوئی اس سے قلمکار نہیں ہے
الفضل سے اچھا کوئی اخبار نہیں ہے

الفضل کے اعلان ہیں غمازِ اُخوّت
آمین ہو، شادی ہو کہ ہو کوئی ولادت
کرتا ہے ہر اِک پاک خوشی کی یہ اشاعت
ہر غم میں، مرض ہو کہ کوئی صدمۂ رحلت
دیتا ہے دعاؤں کی یہ احباب کو دعوت
حسنات کا داعی ہے، بس اخبار نہیں ہے
الفضل سے اچھا کوئی اخبار نہیں ہے

میر انجم پرویز۔لندن

اداریہ

الفضل اخبار اسم با مسمّٰی ہے

قارئین کے آراء و تبصرے

قارئین کی حوصلہ افزائی اور الفضل کی ترقی و ترویج کے لئے ادارہ ہرماہ قارئین کی آراء تبصرے شائع کر رہا ہے آج اس حوالہ سے چند آراء و تبصرے پیش ہیں۔

• الفضل آن لائن روزبروز ترقی کر رہا ہے

الحمدللہ! خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور سرپرستی اور آپ کی محنت سے روزنامہ الفضل آن لائن روزبروز ترقی کر رہا ہے اور اپنے اعلیٰ اور معیاری مضامین کی وجہ سے احباب جماعت کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے۔

(فہیم احمد ناگی۔لندن)

• بعض تحریرات فلسفۂ حیات بدلنے میں انتہائی موثر ہوتی ہیں

مؤرخہ 24 جنوری 2022ء کی اشاعت میں ''معاشرہ جب اپنی اقدار کھو بیٹھتا ہے'' بہت عمدہ تحریر ہے۔۔۔مؤرخہ 22 جنوری کی اشاعت میں محترمہ امۃ الباری ناصر کی تحریر ''ایک تھی بشریٰ'' نے گھنٹوں اپنے حصار میں لئے رکھا۔۔۔ایسی تحریرات جن میں سعید روحوں کا ذکرِخیر ہو،جہاں ایک طرف ہمیں اپنا جائزہ لینے کی تحریک دلاتی ہوں تو دوسری طرف زندگی کو مثبت انداز میں گزارنے کے گُر سکھاتی ہیں۔

• قابل رشک و قابل تقلید روایات پر مشتمل ''مطالعہ کتب'' دلچسپ سلسلہ ہے

ایک اور مکتوب میں لکھتی ہیں:

مورخہ 11 فروری کے شمارہ میں ''مطالعہ کتب'' قابلِ رشک و قابلِ تقلید روایات و واقعات کے ساتھ بہت دلچسپ مضمون تھا۔یوں تو فی زمانہ انٹرنیٹ پر کتابیں پڑھنے کی سہولت موجود ہے لیکن مطالعہ کی جو پیاس، کتاب کو ہاتھ میں پکڑ کر اُس سے تعلق باندھ کر بجھتی ہے وہ دورِ جدید کی اِن سہولیات سے ممکن نہیں۔12فروری کی اشاعت میں اداریہ ''بعض قرض کبھی نہیں اتارے جا سکتے'' ماں کی عظمت کو بہترین خراج تحسین تھا۔

(ثمرہ خالد۔جرمنی)

• الفضل کے ذریعہ ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوتا چلا جارہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل عالم میں ''محبّانِ الفضل'' کی تعداد میں روزبروز اضافہ ہورہا ہے اور یہ مخلصین اپنے اپنے طریق وانداز میں اپنے ''پیارے الفضل'' سے اپنی والہانہ عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔پھر اس اظہارعقیدت کا دوسروں پر بھی مثبت اثر پڑتا ہے اور وہ بھی مطالعہ الفضل کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔اس طرح الفضل کے ذریعہ ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوتا چلا جارہا ہے ...اکثر دوست بڑی خوشی سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم باقاعدہ الفضل کا مطالعہ کرتے ہیں اور ہمیں اس سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔

(بشارت احمد شاہد۔مبلغ لٹویا)

• ہم بھی محبان الفضل میں سے ہیں

ان میں سے چند ایک تاثرات پیش ہیں:

''الفضل بہت ہی پیارا اخبار ہے۔بہت ہی عمدہ مضامین ہوتے ہیں۔''

(سلطان احمد محمود۔ہالینڈ)

''میں الفضل میں شائع ہونے والے ملفوظات کو اکثر وٹس ایپ گروپس میں بھی اپنے انصار بھائیوں سے شیئر کرتا رہتا ہوں۔میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے الفضل سے فائدہ اٹھانے والوں میں سے ہوں۔''

(مرزا منور محمود اشرف۔کینیڈا)

''اس بابرکت روزنامہ الفضل سے میرا رشتہ بہت پرانا ہے۔آج آن لائن ہونے کی بدولت یہ اخبار پڑھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔دعا ہے کہ یہ اخبار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد عالیہ کو پورا کرنے میں معاون ہو اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت اور رہنمائی میں یہ اخبار ہراحمدی اور بنی نوع انسانوں کے لئے مشعل راہ بنتا چلا جائے۔آمین۔

(رفیع رضا قریشی)

• مربیان کرام سے حضور انور کا مشفقانہ سلوک قابل تشکر ہے

محبتوں میں پلے پوسے سعید احمد رفیق صاحب کا مضمون بہت ایمان افروز،سبق آموز اور دلچسپ طریق پر لکھا ہوا ہے۔بہت سے عزیزوں کو بھیجاسب نے شوق سے پڑھااور اچھے تأثرات کا اظہار کیا۔یہ بھی احمدیت کا اعجاز ہے کہ جماعت کا ہرفرد یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ حضورانور کو پیارا ہے اور حضورانور سب سے زیادہ اس سے پیار کرتے ہیں۔کسی کوحضور کی ایک نظر،ایک جملہ کوئی اظہارِ تعلق نصیب ہوجائے وہ ساری عمر اس سرمائے کو سینے سے لگائے رکھتا ہے۔مربیان کرام سے حضور کا پُرلطف خصوصی مشفقانہ سلوک قابل تشکر ہے۔اللہ تعالیٰ اس ٹھنڈے میٹھے سائے کو سلامت رکھے۔آمین اللّٰھم آمین

(امۃ الباری ناصر۔امریکہ)

• الفضل کا ہرلفظ ہی موتیوں کی طرح پرویا ہوا ہوتا ہے

چند روز قبل کی اشاعت میں ''بعض قرض کبھی اتارے نہیں جا سکتے'' عنوان کے تحت جومضمون پڑھنے کو ملا وہ بہت ہی دل گداز تھا۔15 اور 16 فروری کی الفضل کی اشاعت میں دوقسطوں میں جومربی سعید احمد رفیق کی ڈائری بعنوان ''محبتوں میں پلے پوسے انسان کی کہانی'' پڑھ کرمربی صاحب کی قسمت پر رشک آیا کہ کیسے خوش قسمت انسان ہیں جوحضورانور کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔الفضل میں شائع ہونے والے مضامین پڑھ کرتوروز ہی لکھنے کو دل چاہتا ہے۔ہرلفظ ہی موتی کی طرح پرویا ہوا ہوتا ہے۔ماشاء اللہ۔''پھل اپنے درخت سے پہچانا جاتا ہے'' ہمیشہ کی طرح بہت اچھا آرٹیکل تھا۔محترمہ امۃالباری ناصر کا مضمون ''ایک تھی بشریٰ'' بہت متاثر کن تھا۔اس کے ساتھ ساتھ محترم فرحان حمزہ کے مضامین اکثر پڑھنے کو ملتے ہیں اس دفعہ ان کے مضمون ''وہ گنجہائے گراں مایہ'' میں انہوں نے جس شہید کا ذکر کیا ہے،وہ میرے چچا محترم نیاز علی شہید تھے۔

(خالدہ نزہت۔آسٹریلیا)

• یہ اخبار اسم با مسمّٰی ہے۔

''ادارہ الفضل نے کچھ عرصے سے ''چھوٹی مگرسبق آموز بات'' کے عنوان سے تربیتی وعلمی معلومات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔جو قارئین کی محفل میں بہت پذیرائی حاصل کر رہا ہے۔الحمد للّٰہ علی ذلک۔قارئین میں صرف احمدی دنیا نہیں ہے۔احمدی دنیا سے کہیں زیادہ غیر احمدی دنیا اخبار الفضل میں دلچسپی لے رہی ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ الفضل کے بعض اداریے،اداریے نہیں ہوتے بلکہ جیتی جاگتی دنیا کی تصویر ہوتے ہیں۔الفضل کوئی سیاسی اخبار نہیں ہے۔خالص مذہبی،دینی اور روحانی اخبار ہے اور روئے زمین پر یہ واحد اخبار ہے جو سورج کی روشنی،بادلوں کی بارش اور ہواؤں کی طرح بلا مذہب وملت ہر قوم کو حقیقی اسلام کی روشنی سے منور کر رہا ہے۔دنیا کی نظر حقیقی اسلام سے متعارف ہونے کے لیے الفضل پر پڑتی ہے۔یہ اخبار اسم با مسمّٰی ہے۔فضل نہیں الفضل ہے۔قارئین پر خاص فضل کی شعائیں پڑتی ہیں۔

• الفضل آن لائن لندن کوغیر احمدی دنیا بھی دلچسپی سے پڑھتی ہے

ایک اور مکتوب میں لکھتے ہیں:

آپ کے اداریے اورمضامین عالمگیر سطح پر روزمرہ کے مسائل کا احاطہ کیے ہوتے ہیں۔حقائق اور دلائل پر مبنی ہوتے ہیں اور یہ حجاب کا موضوع بھی خالص مذہبی اور سماجی مسئلہ ہے۔سنجیدہ طبع طبقہ یہ بات جاننے کے لئے بے تاب ہے کہ مذہب اسلام میں قرآن اور حدیث میں حجاب کے متعلق کیا احکامات بیان ہوئے ہیں۔روز ہی مختلف چینلوں پر حجاب کے موضوع پر بحث ہو رہی ہے۔میں نے اپنے ایک سابقہ خط میں اس بات کا ذکر کیا تھا کہ ''الفضل کو احمدیوں کے علاوہ باہر کی غیراز جماعت دنیا کثرت سے پڑھتی ہے۔یہ چندسطور جو میں نے آپ کو تحریر کی ہیں اس کے محرک یہی لوگ ہیں۔''امید ہے کہ اول فرصت میں حجاب (پردہ) کے متعلق آپ کا اداریہ یا مضمون الفضل کا حصہ بنے گا۔جو ہرسنجیدہ اور دانشور طبقہ کو اسلامی نقطۂ نظر کو جاننے اور سمجھنے میں مدو معاون ہوگا۔ان شاءاللہ۔

(محمد عمر تماپوری۔کوآرڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔علیگڑھ انڈیا)

• الفضل کی مثال گلدستے کی سی ہے

الفضل کی مثال مختلف رنگوں کے خوبصورت پھولوں کے ایک گلدستے کی سی ہے جو دل و دماغ کو تازگی اورسکون بخشتے ہیں اور آنکھوں کو تراوت۔

(رضیہ بیگم۔نیویارک)

• سورج کی کرنوں کی طرح چمکتا،روشن اخبار ''الفضل''

میں اکثر صبح سورج نکلنے کے ساتھ سورج کی کرنوں میں الفضل پڑھتا ہوں۔سورج کی ہلکی تپش اور الفضل کا نور بڑا حسین منظر پیش کرتا ہے۔ماشاءاللہ سارے مضامین بہت ہی اچھے ہوتے ہیں علم وعرفان بڑھتا ہے۔

(نعمان احمد رحیم)

• روزنامہ الفضل بہترین روحانی نشوونما کر رہا ہے

تمام مضامین تحریرات جو الفضل آن لائن میں ہم پڑھتے ہیں ان کا کوئی ثانی نہیں اگر ان پرعمل ہو تو ہمارے دونوں جہاں سنور سکتے ہیں اوراس سلسلہ میں پوری کوشش ہونی چاہئے۔مضمون بابت والدہ کے صلہ کے بارہ میں پڑھ کرعجیب سی کیفیت ہوئی کہ ماں تو صرف اولاد کے لیے عمرکے آخری حصہ تک فکرمند رہتی ہے چاہے وہ خود کتنی ہی پریشان کیوں نہ ہو۔الفضل کی تمام تحریرات فکر انگیز ہیں۔اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات اور حضرت بانی جماعت اور خلیفہ وقت کے فرمان بھی ہماری راہنمائی کا موجب ہیں۔اس روزنامہ میں جماعت کی ترقی اورفقہی مسائل کا حل بھی ہمیں بخوبی مل جاتا ہے غرض یہ کہ یہ روزنامہ ہماری بہترین روحانی نشوونما کر رہا ہے۔

•الفضل علم میں اضافے کا ذریعہ ہے

خدا کا شکر ہے کہ الفضل آن لائن پڑھنے کو مل رہا ہے۔جس میں فقہی مسائل کے علاوہ اور بہت کچھ پڑھنے کو ملتا ہے۔ خدا کرے یہ سلسلہ جاری رہے آمین۔ جماعتی ایکٹیوٹیز سے بھی آگاہی رہتی ہے اور علمی مضامین تو نالج میں بے بہا اضافہ کرتے ہیں۔

(اے آر بھٹی)

•بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے

خاکسار نے ماؤں کی فضیلت اور عظمت پر ایک اداریہ لکھا تھا۔ اس پر بہت سی آراء موصول ہوئیں۔ ان میں سے چند ایک قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

اس مضمون نے رلادیا. آپ کے لکھنے کا انداز تصنع سے عاری ہے۔ خدا آج کے بچوں کو اپنی ماؤں اور اپنے باپوں، بزرگوں کی سچی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عفت بٹ۔ ڈنمارک)

بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے۔ یہ حقیقت بہت جان لیوا ہے۔جس گہرائی میں اتر کر لکھا ہے وہاں سے ابھرنا محال ہے۔

(صادقہ چوہدری۔ کینیڈا)

بعض قرض جو چکائے نہیں جاسکتے، بہت ہی دل چھونے والی تحریر ہے۔ آپ نے بہت اچھے طریقے سے ماں کی قربانیاں قلمبند کی ہیں۔ اللہ تعالی بہترین جزا دے۔

(سعدیہ طارق)

مورخہ 12 فروری 2022ء بروز ہفتہ کے روزنامہ الفضل آن لائن میں آپ کا اداریہ بعنوان ’’بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے‘‘ پڑھا۔ بہت ہی جذباتی کر دینے والا اداریہ تھا۔میری طرح نہ جانے کتنے ہی اور قارئین الفضل اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے ہوں گے۔آپ نے یہ اداریہ لکھ کر ہم سب کے جذبات کی خوب ترجمانی کی ہے۔

(بشریٰ نذیر افتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا)

بہترین اداریہ پڑھ کر آنکھوں میں آنسو ہیں اور ماں کی یاد میں اور شدت آگئی۔ واقعی ہم ان کا قرض کبھی نہیں اتار سکتے۔ پہاڑوں کی اونچائی اور سمندروں کی گہرائی توشائد کبھی کوئی ناپ ہی لے مگر ماں کی محبت کو ناپنے کا کوئی پیمانہ نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ان کی محبت کا کچھ تھوڑا سا بھی قرضہ اتارسکیں۔

(عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

ویسے تو آپکے تمام مضامین ہی بہت اچھے ہوتے ہیں لیکن اس مضمون کو بس چشم تر کے ساتھ پڑھا سیدھا دل میں اترنے والا مضمون ہے، ماشاءاللہ۔

(منصورہ فضل من۔ قادیان)

•ترقی کی منازل پر رواں دواں

الفضل اخبار اللہ کے فضل سے روز افزوں ترقی کی منازل پر رواں دواں ہے اور قارئین کے لئے ایک عمدہ علمی اور روحانی مائدہ ہے۔اس میں شائع ہونے والے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات اور سب مضامین کی الگ شان اور تاثیر ہے۔

(رضیہ بیگم۔ نیویارک)

•ایمان افروز، تاریخی شمارہ جات

’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ پر متواتر شمارہ جات کی اشاعت بہت ایمان افروز، معلوماتی اور تاریخی نوعیت کی تھی۔

(بریرہ محمود اہلیہ ڈاکٹر محمود احمد عاطف)

•بہترین مضمون

الفضل آن لائن 6 مئی 2022ء کے شمارہ میں امۃ الباری ناصر صاحبہ کا مضمون ’’نایاب ہوتے ہوئے پانی کی قدر کریں‘‘ پڑھا۔ بہت اچھا اور بہت سی اچھی معلومات پر مبنی مضمون تھا۔

(مبشرہ شکور۔ لندن، صفیہ بشیر سامی۔ لندن، ثمرہ خالد۔ جرمنی)

•الفضل تو ایک گلدستہ کی مانند ہے

قلم سے دوبارہ دوستی کروانے کا سارا کریڈٹ آپ ایڈیٹر صاحب کو جاتا ہے۔مورخہ 26 مئی کی اشاعت میں قبرستان اور قبروں کی بناوٹ وسجاوٹ سے متعلق عمیق مشاہدہ پر مبنی بہت معلوماتی اداریہ تھا۔ آٹھ روز پر مشتمل یومِ مسیح موعودؑ نمبر ادارہ الفضل اور لکھاریوں کی محنتِ شاقہ کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ روزنامہ الفضل تو ایک گلدستہ کی مانند ہے۔

(ثمرہ خالد۔ جرمنی)

•عمدہ اداریے

رمضان میں الفضل آن لائن کے تمام تر شمارہ جات انتہائی عمدہ تھے۔ خاص کر ان دنوں کی اشاعتوں میں شائع ہونے والے اداریے انتہائی جاندار اور سوچ کو جھنجھوڑنے والے تھے۔

(درثمین احمد۔ جرمنی)

•باکمال اخبار با کمال مضامین

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور رحمت سے الفضل آن لائن تیزی سے ترقیات کی منازل طے کرتا نظر آرہا ہے۔

’’چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ سبحان اللہ! کیا با کمال مضمون ہے۔ اتنی جامع معلومات اور آنکھیں کھولنے والی روایات اکٹھی کی ہیں۔

(عفت وہاب بٹ۔ ڈنمارک)

•مفید مضمون

مؤرخہ 5 مئی 2022ء کے شمارہ میں طبع شدہ اداریہ ’’شادی بیاہ پر بیوٹی پارلر سے تیاری اور بے پردگی‘‘ پڑھا۔ آپ نے اس اہم امر کی بابت توجہ دلائی ہے جس کے متعلق ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بھی متعدد مرتبہ توجہ دلا چکے ہیں۔ بیوٹی پارلر والا بہت ہی مفید مضمون ہے اور معاشرے کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ رہا ہے۔

(م م محمود۔غزالہ بھٹی۔ کیل جرمنی)

•عمدہ مضمون

مورخہ 7 مئی 2022ء کے شمارہ الفضل میں، نئے انداز تحریر میں حضرت خدیجہؓ کی بابت بہت عمدہ مضمون شائع ہوا ہے۔

(مبشر احمد عابد مربی سلسلہ)

•الگ رنگ لئے ہوئے مضامین

تمام مضامین کے ساتھ ساتھ اداریہ خاص طور پر اپنی طرف توجہ مبذول کرواتا ہے کیونکہ اس کے مضامین اپنا ایک الگ ہی رنگ لیے ہوئے ہوتے ہیں۔

(مغفورہ درانی۔ جرمنی)

•ہر مضمون پڑھنے کے لائق

الفضل آن لائن کا ہر مضمون پڑھنے کے بعد دل و دماغ پر اس کا گہرا اثر رہتا ہے اور ہر مضمون کی عبارت تصور کی آنکھ میں گردش کرتی رہتی ہے۔

(آر آر د قریشی)

•موئثر مضامین

آپ کا اداریہ بعنوان ’’مادی عطر اور روحانی خوشبو سے ممسوح کرنا‘‘ پڑھ کر صرف دل نہیں مہکا بلکہ روح بھی معطر ہوگئی۔مؤرخہ 10 مئی کے شمارہ میں مکرمہ منزہ ولی کے مضمون ’’بچوں میں نماز باجماعت کی عادت قائم کرنے میں ماؤں کا کردار‘‘ میں بہت موئثر پیرائے میں ماں کی ذمہ داری کا احساس دلایا گیا ہے۔آپ کے مورخہ 27 مئی 2022ء کے اداریہ میں خلافت کی روحانی بجلی سے دی گئی مشابہت بہت ہی اعلیٰ ہے۔

(امۃ القیوم انجم۔ کیلگری کینیڈا، سعدیہ طارق)

•ایک ہی نشست میں پڑھنے والے مضامین

14 مئی کے اداریہ ’’پھول یوں ہی نہیں کھلا کرتے بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے‘‘ عنوان اور مضمون دونوں بہترین ہیں۔مضمون بعنوان ’’اردو صحافت کے 200 سال اور احمدیہ جماعت کی صحافتی خدمات‘‘ ماشاء اللہ ایک ہی نشست میں پڑھنے والا مضمون ہے۔

(نبیلہ رفیق فوزی۔ ناروے)

•معلوماتی اخبار

اتنا معلوماتی اخبار ہے کہ ایک بار پڑھنا شروع کر دیں تو چھوڑنے کو دل نہیں کرتا۔

(غزالہ مبشر۔ جرمنی)

•نیا انداز و جدت لئے ہوئے

ہر شمارہ ہی ماشاءاللہ نئے انداز، نئی خوبصورتی اور نئی جدت کے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔

(مصطفیٰ تبسم)

•چھوٹی بات میں گہرے مضامین کا بیان

الفضل کے روحانی مائدہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ آپ کے سبھی اداریے لاجواب اور قابل ستائش ہوتے ہیں۔’’help us help you‘‘ میں چھوٹی سی بات سے اتنے گہرے مضمون کو پڑھ کر بہت لطف آیا۔ علامہ ایچ ایم طارق کا مضمون ’’فضل ورحم اور اس کا حصول‘‘ بہت ہی عمدہ ہے۔ رمضان المبارک اور عید کے حوالے سے بہت اچھے اچھے مضامین پڑھنے کو ملے۔

(خالدہ نزہت۔ آسٹریلیا)

•عمدہ شمارہ

24 مئی کا شمارہ اتنا عمدہ تھا کہ ایک بار میں پورا پڑھ کر ہی چھوڑا ہے۔

(نمود سحر)

•موثر اخبار خوبصورت انداز بیان

الفضل کا یہ روحانی مائدہ اس قدر موثر ہے کہ دل و دماغ میں اترتا جارہا ہے۔ ’’روحانی چھٹہ‘‘ کیا خوبصورت اور اچھوتا اندازِ بیان ہے، روزے کی وضاحت کا۔جس نے دل کی میل کو صاف کر دیا ہے۔ پیارے خدا سے کچھ پیار ملتا لگ رہا ہے۔ راستے کی دھند دور ہوگئی ہے۔ کیسا مصفا اور دلفریب راستہ نظر آنے لگا ہے خدا تک پہنچنے کا۔ جزاک اللہ۔

(صادقہ چوہدری۔ کینیڈا)

•حسین یادوں سے مزین

مؤرخہ 23 مئی 2022ء کے الفضل آن لائن میں بیگم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہؓ کا مضمون جو ان کی پوتی امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ نے لندن سے ’’میری دادی جان کی قیمتی یادیں‘‘ کے عنوان سے شائع کروایا ہے بہت پسند آیا۔

(ابن ایف آر بسمل)

•سکھائے جو رونے کا سلیقہ

بہت خوبصورت تحریر ماشاء اللہ! بے شک ہمیں ہی رونے کا سلیقہ نہیں آتا ’’ورنہ بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی‘‘۔

بقیہ صفحہ 8 پر

درثمین احمد۔ جرمنی

روزنامہ الفضل سے میری وابستگی

روزنامہ الفضل آج سے 109 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی۔حضرت مصلح موعودؓ الفضل کے اجراء کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’بدر‘‘ اپنی مصلحتوں کی وجہ سے ہمارے لئے بند تھا ’’الحکم‘‘ اول تو ٹمٹماتے چراغ کی طرح کبھی کبھی نکلتا تھا اور جب نکلتا بھی تھا تو اپنے جلال کی وجہ سے لوگوں کی طبیعتوں پر جو اس وقت بہت نازک ہوچکی تھیں۔ بہت گراں گزرتا تھا۔ ’’ریویو‘‘ ایک بالا ہستی تھی جس کا خیال بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ میں بے مال وزر تھا۔ جان حاضر تھی مگر جو چیز میرے پاس نہ تھی وہ کہاں سے لاتا۔ اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے۔ان کی سستی کو جھاڑے۔ان کی محبت کو ابھارے۔ان کی ہمتوں کو بلند کرے اور یہ اخبار ثریا کے پاس ایک بلند مقام پر بیٹھا تھا۔اس کی خواہش میرے لئے ایسی ہی تھی جیسے ثریا کی خواہش، نہ وہ ممکن تھی نہ یہ۔آخر دل کی بے تابی رنگ لائی۔امید بر آنے کی صورت ہوئی اور کامیابی کے سورج کی سرخی افق مشرق سے دکھائی دینے لگی۔‘‘

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 369)

اخبار کے اجرا سے قبل آپؓ نے استخارہ کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں اجازت کے لئے عرض کیا تو آپؓ نے فرمایا:۔

’’ہفتہ وار پبلک اخبار کا ہونا بہت ہی ضروری ہے جس قدر اخبار میں دلچسپی بڑھے گی خریدار خود بخود پیدا ہوں گے۔ ہاں تائید الٰہی حسن نیت اخلاص اور ثواب کی ضرورت ہے زمیندار، ہندوستان، پیسہ اخبار میں اور کیا اعجاز ہے؟ وہاں تو صرف دلچسپی ہے اور یہاں دعا، نصرت الٰہیہ کی امید بلکہ یقین تَوَکُّلاً عَلَی اللّٰہِ کام شروع کردیں

(انوار العلوم جلد 1 صفحہ 441)

الفضل کا نام بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے عطا فرمایا۔ الفضل 1914ء کے ایک اداریہ میں درج ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا:۔

مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ الفضل نام رکھو۔

(الفضل 19 نومبر 1914ء صفحہ 3)

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام ’’الفضل‘‘ فضل ہی ثابت ہوا۔

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 371)

اس طرح روزنامہ الفضل 18جون 1913ء کو قادیان سے جاری ہوا اور قیام پاکستان کے بعد لاہور سے بھی شائع ہوتا رہا۔جلسہ سالانہ 1954ء کے ایام میں لاہور سے ربوہ منتقل کر دیا گیا اور 31دسمبر 1954ء سے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپنے لگا۔اس طرح قریباً سات برس کے بعد دوبارہ مرکز احمدیت سے نکلنا شروع ہوا۔اس پرمسرت موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے قارئین کے نام ایک پیغام دیا جس کا متن یہ تھا۔

’’...اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے۔ اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ آپ کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔‘‘

(الفضل 31دسمبر 1954ء)

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

’’اب میں تحریک کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اخبارات کو خریدیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اس زمانہ میں اخبارات قوموں کی زندگی کی علامت ہیں کیونکہ ان کے بغیر ان میں زندگی کی روح نہیں پھونکی جاسکتی۔‘‘

(انوار العلوم جلد 4 صفحہ 142)

دور حاضر میں سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 13دسمبر 2019ء بروز جمعۃ المبارک اپنے دستِ مبارک سے مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ میں روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء فرمایا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مبارک الہام ’’دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا‘‘ ایک مرتبہ پھر پوری شان و شوکت کے ساتھ پورا ہوا۔

خاکسار حضور انور کا وہ بصیرت افروز پیغام جو حضور انور نے الفضل آن لائن کے اجراء کے موقع پر 13دسمبر 2019ء دیا تھا استفادہ عام کے لئے درج کرنا چاہے گی۔ آپ نے اس اخبار کے مقاصد بتاتے ہوئے فرمایا:

’’یہ جماعت کا اہم اخبار ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تعلیمات پیش کی جائیں گی۔ خلیفہ وقت کے خطبات اور خطابات بھی شائع ہوا کریں گے اور اس کے ذریعہ احباب جماعت کے اندر خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق مزید تقویت پائے گا۔ اسی طرح اس میں مختلف ممالک سے جماعتی ترقی اور اہم تقریبات کی رپورٹس وغیرہ بھی شامل ہوا کریں گی۔ اس کے ذریعہ قارئین کو تاریخ احمدیت اور جماعتی عقائد سے آگاہ کیا جائے گا، یہ دینی معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگا اور دینی اور روحانی تربیت کے سامانوں سے آراستہ ہوگا۔ پس یہ اخبار انشاء اللہ بہت مفید معلومات کا مجموعہ ہوگا۔‘‘

(خصوصی پیغام 13 دسمبر 2019ء)

خاکسار بھی الفضل کے اجراء کے موقع پر اس اخبار سے اپنی وابستگی کے حوالے سے کچھ بیان کرنا چاہے گی۔ یوں تو ہم قارئین کی اکثریت خاص کر وہ نسل جو پاکستان کی پروردہ ہے ان کی شعوری زندگی میں جن اخبارات و رسائل کا مطالعہ معمولات زندگی کا حصہ ہوا کرتا تھا اس میں الفضل اخبار سرفہرست تھا۔ اس اعتبار سے اس اخبار سے ہم سبھی کا رشتہ بہت پرانا اور مضبوط ہے۔ ذاتی حیثیت میں اخبار بینی اور مطالعہ کا شوق مجھے ورثے میں ملا ہے۔ پھر دیار غیر میں یہ نعمت الفضل انٹرنیشنل کی صورت میں میسر رہی، یوں اخبار بینی کا شوق اور مطالعہ کی عادت برقرار رہی۔ کچھ لکھنے لکھانے سے شغف اور طبعی رجحان ہے جس کی بدولت خدا کے فضل سے ان اخبارات میں قلمی معاونت اور مضمون نگاری کے مواقع بھی میسر آجاتے ہیں یوں یہ تعلق اور رشتہ اور زیادہ مضبوط بنیادوں پر استوار ہوچکا ہے۔ توصیفی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو ادبی دنیا کے روحانی افق پر ’’الفضل‘‘ کی حیثیت ایک جھومر کی سی ہے اور اس کا ہر شمارہ روحانی ترقی کا وہ زینہ ہے جس پر قدم رکھ کر ہم اپنی روحانی حالت کو سنوار کر روحانیت کی معراج کو پاسکتے ہیں۔ جو ہمیں اور ہماری نسلوں کو دربار خلافت سے براہ راست جوڑنے کا ذریعہ بھی ہے۔ جو خلافت احمدیہ کی آواز ہے۔جس نے پوری دنیا کی جماعتوں کو وحدت، اخوت، اخلاص و وفا اور محبت و یگانگت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔جس کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ اور پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ، کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کے خطبات، پیغامات، ارشادات، ہدایات، دروس، کلاسز کے روحانی مائدہ سے مستفید ہوتے ہیں۔

اس اخبار کی ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ یہ اپنے اندر اپنائیت سموئے ہوئے ہے اور اس کی بدولت افرادِ جماعت کی خبروں اور دلی جذبات سے آگاہی ہوتی ہے۔ خاکسار تقریباً گزشتہ ایک برس سے قارئین کی جانب سے موصول ہونے والی روزانہ کی ڈاک و اعلانات کو تیار کر کے مدیر صاحب کو بھجواتی ہے جس کی اصلاح اور مزید درستی کے بعد اسے اخبار میں شامل کرلیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس سارے عمل میں مدیر محترم کی رہنمائی اور سرپرستی میں خاکسار کو بہت سی نئی باتیں سیکھنے کو ملی ہیں جن کی بدولت نہ صرف معلومات میں اضافہ ہوا ہے بلکہ صحافت کے کئی اسرار و رموز بھی آشکار ہوئے ہیں۔ اس حوالے سے مجھے محترمہ امۃ الباری ناصر کا مضمون ’’خدا کا فضل، روزنامہ الفضل لندن‘‘ یاد آگیا اس کا ایک اقتباس پیش کرنا چاہوں گی جو خاکسار کی ان کیفیات کا ترجمان بھی ہے وہ لکھتی ہیں‘‘ ...جن کو پروف ریڈنگ سے واسطہ نہیں پڑا وہ اندازہ نہیں کرسکتے کہ یہ کتنا مشکل اور ظالم کام ہے۔ ...ظالم کا لفظ اس لئے لکھا ہے کہ پوری آنکھیں کھپا کر پروف ریڈنگ کرنے پر بھی جو غلطی میری آخری نظر سے اوجھل رہ جاتی دوسروں کی پہلی نظر میں آجاتی۔‘‘(بحوالہ الفضل آن لائن 28جنوری 2020ء) یہی سب میرے ساتھ اکثر ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ میں ابھی خود کو طفل مکتب ہی متصور کرتی ہوں لیکن ان خوش نصیبوں میں ضرور شامل ہوں جن کو کئی روحانی اساتذہ کا ساتھ میسر ہے۔جن میں مدیر محترم اور امۃ الباری ناصر صاحبہ کے نام سب سے نمایاں ہیں۔

ان کے علاوہ بھی کچھ نام اور باقاعدہ تبصرہ نگار ایسے ہیں جن سے عجیب سی انسیت محسوس ہوتی ہے کیونکہ ان سے میرا لفظوں کا رشتہ استوار ہوچکا ہے۔ اور میں ان کے احساسات اور جذبات کو سمجھ کر ان کے دل کی مراد کو احسن رنگ میں بیان کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اب اس کوشش میں مجھے کس قدر کامیابی ملتی ہے یہ تو قارئین ہی بہتر طور پر بتاسکتے ہیں۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گی کہ بارہا ایسا محسوس ہوا کہ میرے احساسات کو کسی اور نے الفاظ کی زبان عطا کردی ہو۔ خاص کر ہمارے بعض مستقل تبصرہ نگاروں کے تبصرے، خطوط و آراء اپنی ذات میں علم و عرفان کا ایک خزانہ محسوس ہوتے ہیں اور کئی ایسی معلومات ان خطوط اور تبصروں میں پڑھنے کو ملتی ہیں جو عام طور پر کتب بینی میں نظروں سے اوجھل رہ جاتی ہیں۔ یوں ان تبصروں، آرا اور خطوط سے خاکسار کئی بار مستفیض ہونے کے ساتھ ساتھ ان سے خاص حظ اٹھاتی ہے۔ پھر موصول ہونے والے اعلانات کو اخبار کے فارمیٹ کے حساب سے جب سیٹ کرکے بھجوایا جاتا ہے تو وہاں بھی ہر بار ایک نیا احساس اور کیفیت محسوس ہوتی ہے جس میں کبھی افسردگی، کبھی

تشویش، کبھی رشک اور کبھی خوشی کا رنگ غالب ہوتا ہے۔

آج اللہ کے فضل و کرم سے روزنامہ الفضل علمی، ادبی، تاریخی، سائنسی، طبی، اقتصادی و جغرافیائی معلومات کا ذخیرہ ہونے کے ساتھ ساتھ تاریخ احمدیت کا بنیادی ماخذ بھی ہے۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو بھی اس اخبار سے وابستہ کریں تا کہ وہ بھی اس علمی، اخلاقی، تربیتی نہر سے مستفید ہوکر روحانی پاکیزگی حاصل کریں۔ اور اس اخبار کے توسط سے نئی نسل کا نظام خلافت سے تعلق مزید مضبوط ہو۔ روزنامہ ’’الفضل‘‘ نئی نسل کو نظام خلافت سے جوڑنے کا اہم ترین وسیلہ ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زریں ارشادات پڑھ کر ہم خود بھی صدق دل سے عمل کریں بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ ہمارے بچے بھی ان کو پڑھیں اور ان کو حرزِ جان بناکر آپ کی کامل اطاعت کریں۔ تبھی ہم برکات خلافت حاصل کرسکیں گے۔

اس اخبار کی بدولت علم و عرفان اور معرفت کے نئے سے نئے اسرار کھلتے ہیں اور مضامین کو ایک نئے زاویہ نگاہ سے دیکھنے کا فن روزنامہ الفضل نے عطا کیا ہے۔ اسی حوالے سے ایک تبصرہ نگار کا نایاب تبصرہ پیش کرنا چاہوں گی۔ وہ لکھتے ہیں ’’الفضل اخبار کو جو برکت اور اہمیت حاصل ہے وہ کسی اور اخبار کو نہیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظر اس پر پڑتی ہے۔ اس میں شائع ہونے والا ہر مواد کسی نہ کسی رنگ میں فائدہ مند ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اخبار قدر کی نگاہ سے دیکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ یہ وہ اخبار ہے جس میں ہم کو بیک وقت ارشاد باری تعالیٰ، فرمانِ نبوی ﷺ، ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ، خلفاء کرام کے خطابات و خطبہ جمعہ، اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شب و روز کی دینی مصروفیات، تعلیمی، تربیتی، تبلیغی، تنظیمی، سیاسی، سماجی، معاشرتی اور طبی امور پر مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔ یہ اخبار ایک روحانی خزانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک پیشگوئی کے مطابق وہ دنیا میں مال کو لٹائے گا۔ آج الفضل ہی روحانی طور پر مال لٹا رہا ہے۔ اور پھر ہم اپنے گھر میں بیٹھ کر معلومات میں اضافہ اور اپنے اہل و عیال کی تربیت کر لیتے ہیں۔‘‘

اسی طرح گزشتہ دنوں ایک تبصرہ نگار نے الفضل کو اپنے زمانے کا منی گوگل قرار دیا اور واقعی دیکھا جائے تو ایک وقت میں اخبار کی حیثیت آج کے دور کے گوگل کے مترادف ہی تھی۔ کیونکہ اخبار ہی معلومات عامہ کا ذریعہ متصور کیا جاتا تھا۔ پھر اسی طرح ایک اور تبصرہ نگار نے اپنی رائے کا اظہار یوں کیا ’’الفضل، خدا کا فضل‘‘ ہے اور یہ فضل آج اس اخبار کی صورت میں بھی ہمارے گھروں میں آرہا ہے۔‘‘

روزانہ موصول ہونے والی ڈاک میں بیسیوں ایسے خطوط اور آراء ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں مگر ان سب کا بیان تو ممکن نہیں نمونے کے طور پر چند ایک آراء اور تبصرے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔

سب سے بڑی بات اور اہم بات کہ اب یہ اخبار کسی خاص خطے یا ملک کا اخبار نہیں بلکہ پوری دنیا کا نمائندہ اخبار ہے جس کی سرپرستی براہ راست خلیفۂ وقت کرتے ہیں اور ان کی نظر شفقت اور قیمتی آراء اس اخبار کے حسن کو مزید چار چاند لگا رہے ہیں۔ اسی اخبار کی بدولت تمام لکھاری، قارئین اور قلمی معاونت کرنے والے کارکنان خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے اور سلامتی کے تحفوں سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ ذرا غور کریں کہ آج دنیا کا کونسا ایسا اخبار ہے جس کے توسط سے اس کے قارئین اور اس اخبار سے وابستہ افراد کو دعائیں اور سلامتی کے تحفے مل رہے ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس اخبار کے پہلے پرچہ میں اخبار کے مقاصد تحریر فرماتے ہوئے یہ دعائیہ فقرے بھی تحریر فرمائے کہ

’’اے میرے مولا ...... لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔‘‘

(الفضل 18جون 1913ء صفحہ 3)

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، آپؓ کی دعائیں قبول فرمائے اور الفضل ہمیشہ ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتا چلا جائے اور یہ بھی خلیفۂ وقت کے لئے ایک حقیقی سلطان نصیر کا کردار ادا کرنے والا بنے۔ آمین

بقیہ: گیمبیا کے نائب صدر ...... از صفحہ 11

بقیہ: گیمبیا کے نائب صدر ...... از صفحہ 11

قیادت مکرم امیر صاحب کر رہے تھے۔

معزز وزیر نے وفد کا پرتپاک استقبال کیا اور اپنے وزارتی دفتر میں خوش آمدید کہا۔ جماعت کے ساتھ ان کا دیرینہ تعلق ہے اور وہ ملک میں صحت، تعلیم، زراعت اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں استعداد کار بڑھانے کے شعبوں میں جماعت کی خدمات سے بخوبی واقف ہیں۔ انہیں یوکے کے 2019ء کے جلسہ سالانہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا موقع بھی ملا اور حضور انور نے ان کے لیے زیادہ سے زیادہ برکتوں کی دعا فرمائی اور اب انہیں ایک بڑا وزارتی عہدہ نصیب ہوا ہے۔

عزت مآب وزیر نے جماعت کو درپیش زمینی مسائل کو حل کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے اور یہ بھی کہا کہ وہ ملک میں ہیومینٹی فرسٹ ہسپتال کے لیے زمین فراہم کرنے کی کوشش کریں گے۔

مکرم امیر صاحب نے ان کی تقرری پر مبارکباد پیش کی اور عزت مآب وزیر کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سلام اور دعائیں پہنچائیں مکرم امیر صاحب نے جماعت کی طرف سے وزیر صاحب کو انکی حکومت کی حمایت کا یقین دلایا اور جماعت احمدیہ گیمبیا کے آنے والے جلسہ سالانہ میں مدعو کیا۔

مکرم امیر صاحب نے قرآن پاک کا ایک نسخہ انگریزی ترجمہ کے ساتھ کچھ دیگر لٹریچر کے ساتھ بھی پیش کیا جس میں The Philosophy of the Teachings of Islam and World Crisis and Path way to Peace انگریزی میں اور 3 مقامی ترجمہ شدہ زبانوں Mandika,Fula and Wolof میں وزیر صاحب کو پیش کیے گئے۔ انہوں نے مکرم امیر صاحب کی طرف سے پیش کیے گئے لٹریچر پر شکریہ ادا کیا۔ اجلاس کا اختتام مکرم امیر صاحب کی اقتداء میں رقت آمیز دعا سے ہوا۔

الفضل اور قلمی جہاد

عثمان مسعود جاوید۔ اسٹاک ہولم، سویڈن

ایک دن حضرت مصلح موعودؓ کا ایک خطبہ پڑھ رہا تھا جس میں آپؓ لاہوری جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ابھی ایک بچہ ان کے رد میں مضامین لکھ رہا ہے جس کا نام خورشید احمد ہے۔۔۔ معلوم ہوا ہے کہ خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب کا نواسہ ہے۔ اور 17، 18 سال عمر ہے۔‘‘ (خطبات محمود جلد نمبر 22 صفحہ 370 سال 1941ء)۔ نیچے حاشیے میں لکھا تھا ’’شیخ خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل مراد ہیں‘‘

اسی ہفتے الفضل آرکائیوز میں ایک حوالے کی تلاش میں شمارے دیکھ رہا تھا تو اسی 17، 18 سال کے لڑکے کی وفات کی خبر پڑھی جس کے آخر میں لکھا تھا ’’۔۔۔ وفات سے کئی سال پہلے کینیڈا اپنے بچوں کے پاس منتقل ہو گئے تھے اور وہیں 18 اکتوبر 2010ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پائی اور کینیڈا میں ہی تدفین ہوئی۔۔۔‘‘

یہ خبر پڑھ کر میرے دل پر بڑی رقت طاری ہوئی کہ ابھی دو چار دن پہلے میں جس لڑکے کے متعلق پڑھ رہا تھا اور جس کی قسمت پر مجھے رشک آ رہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کس طرح اس کا ذکر خیر کر رہے ہیں وہی لڑکا 97 سال کی عمر پا کر اپنے رب کے حضور حاضر بھی ہو چکا۔

کون جانتا تھا کہ ایک دن آئے گا جب آرکٹ ماضی کا قصہ ہو جائے گا اور پال ٹالک کا آج کے اکثر لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہے۔ جدید ٹیکنالوجی ہوسکتا ہے مستقبل میں ایسے دوسرے پلیٹ فارمز پر ہمیں لے جائے کہ آج کے معروف پلیٹ فارمز کا بھی آرکٹ اور پال ٹالک جیسا معاملہ ہو جائے۔ ہمارے فیس بک پیجز ہماری زندگیوں میں ہی مخالفین بین کرا دیتے ہیں۔ یہ ہمارے نجی یوٹیوب چینلز یہیں رہ جائیں گے ماضی کا قصہ ہو جائیں گے لیکن وہ قلمی جہاد جو ہم الفضل میں کریں گے اس پر کبھی موت نہیں آئے گی اور ہمیں بھی کسی نہ کسی بہانے لوگ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

میں فیس بک پر روزنامہ الفضل آن لائن باقاعدگی سے پوسٹ کرتا ہوں۔ یہ لوگ علامہ ایچ ایم طارق، مکرم فرید احمد نوید، مکرم انصر رضا، مکرمہ امۃ الباری ناصر، مکرمہ مریم رحمٰن، مکرم ابن ایف آر بسمل، مکرم قمر احمد ظفر، مکرم عاطف وقاص مکرم مولانا عطاء المجیب راشد، مسز صبیحہ محمود، مسز حسنی مقبول احمد، مسز عائشہ چوہدری، مکتوبؓ مولانا سید شمشاد احمد ناصر، مکرم داؤد عابد مکرم محمود طلحہ اور بہت سے دیگر کے نام مجھے زبانی رٹ گئے ہیں۔ آج جب میں پرانے الفضل دیکھتا ہوں تو وہاں بھی کسی نہ کسی کے متعلق پتہ چلتا ہے کہ اس کے آرٹیکلز الفضل میں چھپا کرتے تھے اور دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ میں سب قارئین کو الفضل کے 109 سالگرہ کے موقع پر درخواست کرتا ہوں کہ وہ جماعت میں اپنا نام زندہ رکھنے کے لئے الفضل کے لئے کچھ نہ کچھ لکھتے رہا کریں۔

صفیہ بشیر سامی۔ لندن

خدا ہو مہرباں تم پر کہ میرے مہرباں تم ہو

شکر و سپاس

’’الفضل آن لائن‘‘ ہر صبح میری آنکھ کھلنے سے پہلے میرے موبائل پر آ چکا ہوتا ہے، چاہے وہ رات کے تین بجے ہوں، چار ہوں، یا پانچ اور یہ متواتر ایسے ہی ہر صبح ہوتا ہے اور میں کبھی تو ایڈیٹر صاحب کو اسی وقت ’’جزاکم اللہ‘‘ کہہ دیتی ہوں اور کبھی اس لئے نہیں کہتی کہ شائد ہمارے ایڈیٹر صاحب آرام نہ فرما رہے ہوں اور میرے پیغام سے بے آرام نہ ہو جائیں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے شب و روز کام کرنے والے محنتی مزدور ہیں۔

پھر میں ہر روز تقریباً 17 یا 18 لوگوں کو واٹس ایپ پر بھیجتی ہوں جن لوگوں کو میں یہ الفضل بھیجتی ہوں اُن سے پہلے اجازت لی تھی، کیونکہ اب یہ سہولت سب کے پاس اپنے موبائل پر موجود ہے۔ کبھی کبھی اپنے پسندیدہ مضامین ٹویٹر Twitter پر بھی ڈالتی ہوں۔ اس طرح بڑی تعداد تک اس مؤقر روزنامے کا تعارف ہو جاتا ہے۔

کہہ سکتے ہیں کہ میرا رشتہ اس ’’الفضل آن لائن‘‘ کے ساتھ بہت گہرا ہے۔ اور اس رشتہ کو قابل تشکر اور فخر سمجھتے ہوئے نیز مزید مضبوط کرنے کے لئے اس سفر کی کچھ روداد لکھوں گی۔

31 جولائی 2001ء کو میرے میاں سامی صاحب کی وفات ہوئی۔ سامی صاحب اپنی جماعت احمدیہ میں ہمیشہ بہت سرگرم رُکن رہے، چاہے وہ کراچی ہو، پشاور، یا پھر یہاں لندن۔ اُن کی زندگی کا ہر وقت یہی مقصد ہوتا کہ زیادہ سے زیادہ جماعتی کاموں میں حصہ لیں انہوں نے قریباً 14 سال محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لندن کے ساتھ کام کیا اور ساتھ ہی وہ لندن کے اخبار احمدیہ کے ایڈیٹر بھی رہے، اسی طرح اور بھی کئی عہدوں پر کام کرتے رہے، گھر کی نسبت مسجد میں زیادہ وقت گزرتا۔ ہمیشہ کہتے میں صرف کار میں بیٹھتا ہوں کار خود بخود مسجد پہنچ جاتی ہے۔

ایک دفعہ بیمار ہوئے کینسر تشخیص ہوا تین ماہ ہوسپٹل میں اس اذیت ناک بیماری کا مقابلہ صبر سے کیا۔ جماعت کے ہر ممبر نے دعاؤں سے مدد کی پیارے خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو رپورٹ بھی کرتی رہی اُن کی دعائیں بھی ملیں۔ محترم امام صاحب ہر جمعہ کو دعا کا اعلان کرتے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارے تھے۔ اللہ نے اپنے پاس بلا لیا۔ پیارے حضورؒ نے جنازہ پڑھایا۔ ماتھے پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا۔ دعائیں دیں اور سامی صاحب کو پیارے ربّ کے حوالے کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

ظاہر ہے مشکل وقت تھا کچھ عرصہ بعد میرے دل میں بہت خواہش ہوئی کہ سامی صاحب کے متعلق کوئی کچھ لکھے کیونکہ سامی صاحب عموماً مرحومین کے متعلق ضرور اپنے اخبار احمدیہ اور الفضل وغیرہ میں دعا کے لئے کچھ نہ کچھ لکھتے تھے۔ میری خواہش تھی کہ کوئی میرے سامی کے لئے بھی کچھ لکھے۔ میری بات محترم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب سے ہوئی (کیونکہ سامی صاحب آخری دنوں میں مولانا موصوف کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تاریخ کا کام کر رہے تھے) میں نے محترم سے درخواست کی کہ آپ سامی صاحب کے لئے کچھ لکھیں، اُن کا جواب تھا کہ آپ اُن کی بیگم ہیں آپ سے زیادہ اُن کے متعلق کون اچھا لکھ سکتا ہے۔ میرا جواب تھا کہ میں تو اس میدان میں بالکل اناڑی ہوں۔ مجھے تو ٹھیک سے اپنا نام بھی لکھنا نہیں آتا میں کیسے لکھ سکتی ہوں اُن کا جواب تھا۔ جیسا بھی لکھ سکتی ہیں لکھ دیں میں ٹھیک کر دوں گا۔

اب میں تھوڑا اپنے متعلق بتاتی چلوں کہ میں کیا تھی، میں سکول پڑھنے ضرور گئی ہوں چھ سات جماعتیں پڑھی بھی ہوں لیکن مجھے اپنا پاس ہونا کبھی یاد نہیں۔ مجھے شروع سے گھرداری اور مشکل کام کرنے کا شوق تھا سارا دن گھر کے کاموں میں لگی رہتی کبھی نہیں تھکتی تھی، ہاں شوق تھا پڑھنے کا الفضل کے علاوہ دوسرے اخبار۔ حور رسالہ، زیب النساء۔ اور جو بھی ناول یا رسالے ان کو میں چاند کی روشنی میں بھی اور دیئے کی لَو میں بھی پڑھتی تھی۔ یہی میری زندگی کے شوق تھے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ شادی ایک قابل قلمکار محترم بشیر الدین سامی صاحب سے ہوگئی۔ میں ایک معمولی سی گھریلو لڑکی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے بھاگ کھول دیئے۔ پڑھا لکھا، ادیب عالم منشی فاضل، گریجو ایٹ، جماعت احمدیہ میں خدمات بجالانے والا نوجوان میری زندگی میں آیا۔ شادی کے بعد اردو ایم اے بھی کر لیا، ظاہر ہے مَیں بہت خوش تھی۔ لیکن بالکل نہیں جانتی تھی کہ وہ کیسے بن بتائے میری تربیت کرتے رہے، میری ذات جو بکھری بکھری تھی اُس کو سمیٹتے ہوئے مجھے سنوارتے رہے، میری اوقات سے زیادہ مجھے پیار دیا، عزت دی، خود اعتمادی دی۔ مَیں نے اپنے شوہر کی زندگی میں بہت مزے کی زندگی گزاری میرے اُوپر کوئی ذمہ داری نہیں تھی، کہاں سے خرچ ہوتا ہے کیا بِل ہیں زندگی کے تمام باہر کے کاموں سے میں انجان تھی، ہاں گھر کی اور بچوں کی تمام ذمہ داریاں میری تھیں جیسے کہ ہمارے گھروں کی روایت ہے۔ بچے پڑھ لکھ کر بڑے ہوئے بچوں کی شادیاں کیں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ بہت اچھی اور خوش گوار زندگی گزری۔ اس دوران یہ خیال ہی نہ آیا کہ کچھ لکھنا بھی سیکھ لوں۔ ضرورت ہی نہیں محسوس کی کبھی کبھار جب اپنی امی جان یا کسی رشتے دار کو خط لکھنے کی نوبت آتی تو دو چار لائنیں مشکل سے لکھتی پھر ہفتوں خط پڑا رہتا آخر سامی نیچے دو چار حرف لکھ کر پوسٹ کر دیتے لکھنے سے میری جان جاتی تھی اور سامی ہمیشہ میری مدد کر دیتے اور ساتھ کہتے کوشش کیا کرو لکھنے کی لیکن اُن کی زندگی میں یہ کام نہ کرسکی۔

واپس آتی ہوں اُسی طرف کہ محترم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب نے کہا کہ آپ سامی صاحب پر جو دل میں آئے لکھ دیں میں ٹھیک کر دوں گا۔ کمپیوٹر تو ہمارے گھر میں تھا سامی صاحب اُس پر کام کرتے تھے۔ میں نے بھی اُس پر لکھنے کی کوشش کی۔ سامی صاحب نے کی بورڈ پر (الف، ب، سب لکھ کر لگائے ہوئے تھے میں نے جب بھی کچھ لکھنے کا ارادہ کیا ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگتے، سامی کی یاد بے چین کر دیتی۔ روتے روتے کچھ الفاظ لکھتی۔ بڑی مشکل سے جو لکھا محترم لئیق احمد طاہر صاحب کو پوسٹ کر دیا دوسرے دن ہی میں جواب آ گیا کہ یہ تو آپ نے سامی صاحب کی میڈیکل رپورٹ لکھ دی ہے۔ پھر محترم نے مجھے سمجھایا کہ کیا لکھنا ہے اور کیسے لکھنا ہے پھر کوشش کرنے لگی قریباً ایک دو سال کا عرصہ لگ گیا بہت مشکلوں سے لکھا ہوا مضمون میں اپنے ماموں زاد بھائی جان محترم عبد الباسط شاہد کے پاس لے کر گئی اور کہا کہ میرے سامنے نہیں میرے بعد پڑھیں کیونکہ یقین تھا کہ وہ کہیں گے کیا بے کار ہے۔ لیکن یقین نہیں آیا کہ اُنہوں نے کچھ نوک پلک ٹھیک کر کے مضمون پاس کر دیا اور میں نے یہ مضمون محترم نصیر احمد قمر صاحب کو الفضل انٹرنیشنل لندن میں چھپنے کے لئے بھیج دیا اور وہ چھپ بھی گیا (الفضل انٹر نیشنل 26 نومبر 2004 تا 2 دسمبر 2004ء)، آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ میں کتنا روئی اور حیران پریشان کہ زندگی بھر جو ایک لفظ نہیں لکھ سکی نکمی سی صفیہ کا مضمون اخبار میں چھپ گیا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

اُس کے بعد میرے بچوں نے کمپیوٹر پر کمپوز کرنا سکھایا۔ میری بہت مدد کی میں نے اپنے والدین پر مضمون لکھے اور مختلف مضامین محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل ربوہ کو بھیجے انہوں نے میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع کئے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ پھر ایک بہت ہی قابل خاتون جو کہ میری ماموں زاد بہن امۃ الباری ناصر صاحبہ نے میرا ہاتھ تھام لیا اور قلم چلانے کا شعور سکھایا اور ہر قدم پر اُن کی راہنمائی ہمیشہ میرے ساتھ رہی۔

میرے پوتے، پوتیوں، نواسے نواسیوں نے مجھے ای میل اور سکین کرنا سکھایا۔ آج بھی میرے کمپیوٹر اور تمام فون وغیرہ کے پاس ورڈ کینیڈا میں میرے بیٹے منیر شہزاد کے پاس ہیں کوئی مسئلہ ہو تو وہ وہاں سے حل کر دیتا ہے۔ میں نے جب کمپیوٹر شروع کیا سب سے پہلے سامی صاحب کے لگائے ہوئے الف ب والے سٹکر اُتارے اور خود سے کی بورڈ پر الف ب لکھنا سیکھا میری بہو عروج نے مجھے ایک چھوٹا سا کمپیوٹر کا کورس کروایا، آہستہ آہستہ میں اپنے کیمپوٹر سے مانوس ہوتی گئی۔ امۃ الباری صاحبہ نے ’’زندہ درخت‘‘ کتاب لکھی اور مجھے بھی اب لکھنے کی عادت ہو چکی تھی اُن کی راہنمائی میں ’’میری پونجی‘‘ کتاب میں نے لکھی جس پر میری سب سے پہلے حوصلہ افزائی محترم بشیر رفیق صاحب (مرحوم) سابق امیر جماعت لندن نے کی، جو میرے لئے بہت بڑے اعزاز کا باعث تھی میرے محسن محترم لئیق احمد طاہر صاحب جنہوں نے میرے ہاتھ میں قلم پکڑایا، اُنہوں نے اپنی بیگم نوری صاحبہ (مرحومہ) کی شدید بیماری کے دوران ’’میری پونجی‘‘ کی پروف ریڈینگ کی اور میری حوصلہ افزائی فرمائی، بھائی جان باسط صاحب اور سب سے زیادہ میرا اپنا بھائی محمد اسلم خالد جس نے اُمی ابا جان پر لکھا ہوا مواد مجھے مہیا کیا اِن سب کی قدم قدم پر معاونت میرے ساتھ رہی۔

میری کتاب ’’میری پونجی‘‘ جب شائع ہو کر آئی تو کچھ دنوں ڈرتے ہوئے گھر میں ہی چھپائے رکھا کہ جانے لوگ کیا کہیں گے، پھر آہستہ آہستہ لوگوں کی طرف سے اچھی خبریں ملنی شروع ہوئیں تو ’’میری پونجی‘‘ پیارے حضور کی خدمت میں پیش کی جہاں سے بہت اچھی اور حوصلہ افزا خبر ملی، پیارے حضور کے ساتھ ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا ’’میں نے چیدہ چیدہ کتاب پڑھی ہے فرمایا میرے نواسے مجھ سے پوچھتے ہیں ’’میری پونجی‘‘ کا کیا مطلب ہے۔ اور ساتھ ہی فرمایا میں نے تمہاری کتاب جامعہ احمدیہ کی لائبریری میں دے دی ہے‘‘ اور فرمایا تمہیں میرا خط بھی مل جائے گا۔ کچھ دنوں بعد کتاب پر لکھا ہوا پیارے آقا کا خط بھی مل گیا۔ میرے لئے یہ سعادت ہے کہ ’’میری پونجی‘‘ آن لائن الاسلام پر جگہ پا سکی۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

دوسری کتاب ’’من کے موتی‘‘ پر کام کا کریڈٹ بھی امۃ الباری ناصر کو جاتا ہے کہ اُنہوں نے اور پبلشر محترم خورشید صاحب (انڈیا قادیان) نے مجھے حوصلہ دیا۔ اس طرح میں دو کتابوں کی مصنفہ ہو گئی۔

یہ سب باتیں میرے لئے بہت معنی رکھتی ہیں، بفضلِ خدا دعاؤں کا خزانہ بھی میرے ساتھ ساتھ رہا۔ محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لندن اور اُن کی بیگم محترمہ قانتہ راشد صاحبہ خدا کے فضل سے ہمیشہ میرے محسن اور

راہبر رہے جب بھی مجھے کسی مشورے کی ضرورت پڑی اُنہوں نے قیمتی مشوروں سے مجھے نوازا میں خود بھی کبھی لندن سے باہر جاتے ہوئے واپس آ کر پہلے امام صاحب کو رپورٹ کرتی ہوں، یہ 20 سالوں کی روٹین ہے۔ محترم ڈاکٹر افتخار صاحب اور اُن کی بیگم صاحبہ بھی میرے محسن ہیں جو ہمیشہ مجھے اپنی بہن کہہ کر مجھے اور میری فیملی کو دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ محترم لئیق احمد طاہر صاحب اور اُن کی بیگم (نوری صاحبہ مرحومہ) یہ سب میرے محسن ہیں اور بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بہت ایسے ہیں جو مشکل حالات میں میرے ساتھ رہے اُن سب کی دعائیں میرے ساتھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہ سب کرم مجھ پر سامی صاحب کی وجہ سے ہیں۔

میں جب بھی کوئی مضمون یا کچھ بھی لکھوں امۃ الباری صاحبہ کے بغیر شائد ایک قدم بھی نہ چل سکوں وہ ہمیشہ میری ڈکشنری بھی ہے اور میری استاد بھی ہے۔ میری ایک آواز پر جواب دیا ہمیشہ ہر قدم پر ساتھ دیا دن ہو یا رات حاضر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح میری بھانجی صدیقہ سلطانہ صاحبہ اور میرا بھائی محمد اسلم خالد بھی میری راہنمائی کرتے اور ساتھ رہتے ہیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء

واپس ''الفضل آن لائن'' کی طرف آتی ہوں۔ ایک بار میں نے ''الفضل آن لائن'' میں ایڈیٹر صاحب کی طرف سے یہ پڑھا کہ ہمارے پاس کمپوز کرنے والے بہت کم لوگ ہیں۔ میں پہلے سے ہی امۃ الباری صاحبہ کے لئے کمپوزنگ کا کام کر رہی تھی۔ اس لئے میں نے اپنی بہن باری سے کہا کہ میرا نام اُن کو دے دیں۔ میں اخبار کے لئے کمپوز کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ ایڈیٹر صاحب کا مجھے فون آیا اور ازراہ کرم اُنہوں کچھ کام کرنے کو کہا جو میں نے کیا۔ لندن سے آن لائن شائع ہونے لگا تو دوبارہ مجھے ایڈیٹر صاحب کا کام کے لئے فون آیا جو میرے لئے سعادت تھی۔ قریباً 2020ء کے شروع کی بات ہے۔ تب سے اب تک میں محترم حنیف محمود صاحب جو ہمارے بہت محنتی ایڈیٹر صاحب ہیں کے ساتھ کام کر رہی ہوں، بعض اوقات بہت مشکل بھی لگا خاص طور پر جب بار بار یہ سننے کو ملا کہ غلطیاں ٹھیک کریں، ایڈیٹر صاحب نے بہت بار میرا لکھا ہوا واپس بھی کیا کہ دوبارہ ٹھیک کریں، اچھا نہیں لگتا تھا۔ سوچتی تھی کہ بس اب یہ کام میں چھوڑ ہی دیتی ہوں مجھ سے کہاں ہوگا۔ لیکن میں نہیں چھوڑ سکی یہ محترم ایڈیٹر صاحب کی برداشت تھی شاید انہیں میری عمر کا لحاظ آجاتا تھا کہ یہ نہیں کہا جزاک اللہ ہمیں آپ کی خدمات کی ضرورت نہیں بلکہ اصلاح کرتے رہے۔ اب میں کافی بہتر کمپوزنگ کر لیتی ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

بہت سے لوگوں کا کمپوزنگ کا کام کر رہی ہوں۔ میں نے اپنی کتابوں کی تمام کمپوزنگ خود کی، اور اپنے ملنے والے ہیں اُن کی کتاب کے کچھ حصہ کی کمپوزنگ بھی میں نے کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اس سب میں میری کوئی قابلیت یا کمال نہیں ہے۔ ہماری جماعت احمدیہ کی برکتیں ہیں۔ پیارے حضور کی دعائیں ہیں اور میرے محسنوں کا ساتھ ہے، جنہوں نے مل کر مجھے اس قابل بنایا کہ میں آج جماعت احمدیہ کے سب سے بڑے اخبار ''الفضل آن لائن کی ٹیم کی ایک ادنیٰ سی ممبر ہوں اور میں نے اپنے ایڈیٹر صاحب سے یہ درخواست بھی کی ہے کہ مجھے تھوڑا کام دیں یا زیادہ مجھے اپنی ٹیم میں شامل رکھیں۔ اللہ سے دعا مانگتی ہوں میرا انجام ایک کارکن کی حیثیت سے ہو اور میرا جنازہ پڑھاتے ہوئے حضور انور فرمائیں کہ وہ جماعت کی خدمت گزار تھی۔

میری زندگی کے تین دور رہے ہیں۔ پہلے میں نے اپنے پیارے مہربان والدین بہنوں اور بھائی کے پیار محبت اور شفقت بھرے سایہ میں وقت گزارا۔ ہماری خوب ناز برداریاں کیں۔ ہمیں جینے کا شعور دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

پھر شادی کے بعد مہربان شوہر بچے بہت ہی خوشگوار زندگی جنہوں نے مجھے جینے کے گُر سکھائے، پل پل میرا سہارا بنے۔ ہم نے اپنے بچوں کی شادیاں کیں۔ اور بھرپور زندگی گزاری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

سامی صاحب کی وفات کے بعد سوچتی تھی کہ آخری زندگی کیسے گزرے گی۔ میرے بچوں نے میرا بہت خیال رکھا بچوں نے مجھے کبھی اکیلے نہیں چھوڑا تمام پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں سب نے مجھے بہت محبت اور پیار دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

پھر اللہ نے مجھے ایسے محسنوں سے ملا دیا کہ تنہا نہیں رہی۔ دو کتابوں کی مصنفہ بن گئی۔ بقول بھائی جان باسط صاحب میں حادثاتی لکھاری بن گئی۔ بہت سے مضمون لکھنے کا موقعہ ملا۔ لجنہ کی بہت سی بہنوں کے مضمون کمپوز کرنے کی توفیق ملی، لجنہ اماء اللہ کے میگزین کے لئے کام کرتی ہوں۔ اس طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور بہت سے کام ہیں۔ کام کرتے ہوئے بھول جاتی ہوں کہ میری عمر کیا ہے، دنیا جہان کے غم بھول کر اپنی تمام جسمانی تکلیفیں بھول کر مگن رہتی ہوں اپنے کام میں مزا لیتی ہوں مضمون پڑھنے کا اور اُن کو کمپوز کرنے کا اسی کام میں مجھے اب سکون ملتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

امۃ الباری میری بہن نہیں استاد مددگار ہیں۔ مکرم حنیف محمود صاحب ایڈیٹر الفضل آن لائن نے مجھ پر اعتماد کیا، مجھے بہت کچھ سکھایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ میں جو ایک لفظ بھی نہیں لکھ سکتی تھی اسی کمپیوٹر پر جس کو دیکھ کر میں ڈر جاتی تھی کہ میں کیسے کچھ لکھ سکتی ہوں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اردو، تھوڑی بہت انگلش اور کچھ نہ کچھ عربی بھی لکھ لیتی ہوں۔ اگر آرام سے کام کروں تو تقریباً 1500 اور ضروری ہو تو 2000 ہزار الفاظ ایک دن میں لکھ سکتی ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

محترم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب نے قلم پکڑایا۔ امۃ الباری ناصر صاحبہ نے قلم چلوایا۔ اور محترم ایڈیٹر صاحب الفضل آن لائن نے اپنے اخبار ''الفضل آن لائن'' کے لئے کمپوزر بنایا۔ بہت خوش نصیب ہوں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء

ایک بار پھر اپنے تمام محسنوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گی۔ جن سب کی بدولت میں آج ''الفضل آئن لائن'' کا حصہ ہوں۔ 83 سال کی عمر میں ہوں آپ سب سے دعا کی درخواست کرتی ہوں جب تک جان ہے اللہ مجھے محتاج نہ کرے اور دین کی خدمت لیتا رہے اور انجام بخیر کرے، بخشش فرمائے۔ اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اگلے جہان میں بھی مجھے آپ سب کی دعائیں ملتی رہیں۔ آمین

چلتے چلتے ایک بات بتا دیتی ہوں قلم سے آج بھی دستخط غلط کر جاتی ہوں چاہے وہ انگلش میں ہوں چاہے اردو میں دستخط کرنے سے پہلے دو تین بار مشق کرتی ہوں پھر سائن کرتی ہوں۔ چلیں یہ بھی بتا دیتی ہوں کہ اس مضمون کی نوک پلک بھی باری نے ٹھیک کی ہے۔

شکریہ از ایڈیٹر: میں بحیثیت ایڈیٹر قارئین کے خطوط اور تبصروں پر تو نوٹ لکھ دیتا ہوں لیکن کسی کے مضمون پر الفضل میں تبصرہ نہیں کرتا لیکن اس مضمون کو ایڈیٹر کے نام خط تصور کر کے کچھ لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں کیونکہ یہ مضمون بھی مکرمہ صفیہ بی بی کی پونجی ہی تو ہے جس میں خاکسار اضافہ کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

الفضل آن لائن کی دنیا بھر میں پھیلی مردوزن کی 38 افراد پر مشتمل فعال و مستعد ٹیم میں سے مکرمہ صفیہ بی بی سب سے زیادہ عمر رسیدہ خاتون ہیں اور بڑی محنت اور مستعدی و دیانتداری سے کمپوزنگ اور پروف کا کام کرتی ہیں۔ اللہ عمر دراز کرے۔ فَجَزَاھَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارِکْ فِی سَعْیِھَا۔

بقیہ: الفضل اخبار اسم بامسمّٰی ہے...... از صفحہ 4

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہ بینا آنکھیں عطاء کرے جن سے نکلنے والے آنسو عرش کے پائے کو ہلا دیں اور رحمت خداوندی کو جوش میں لا کر اپنی مناجات کو درجہ قبولیت بخشوا لیں، آمین اللّٰھم آمین۔

مورخہ 27 مئی 2022ء کے کا اداریہ پڑھا بہت ہی خوبصورت انداز میں آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے فقرے کو استعمال کر کے ہمارے لیے ایک حسین تحریر تیار کی۔

(صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا)

• لاجواب شمارے پر لاجواب تبصرہ

یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے جو خوبصورت مضامین پڑھنے کو ملے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچا ہے۔ آپ کا اداریہ ان تمام موضوعات پر شاہکار تھا۔ ماشاء اللہ بہت عمدہ تحریر تھی۔ مورخہ 29 اپریل کے شمارہ میں ''رمضان کا اسلامی فتوحات سے تعلق'' پڑھ کر دلی خوشی ہوئی۔

(مبارکہ شاہین۔ جرمنی)

• مضمون کا لطف آ گیا

الفضل کی 15 اپریل 2022ء کو شائع کردہ مضمون ''چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں'' میں آپ نے چالیس پر بہت عمدہ تحقیق پیش کی ہے۔

(آصف محمود باسط۔ لندن، حسن محمود)

• نئی جہد کا اخبار

الفضل کو آپ نے نئی جہت دے دی ہے۔ تربیتی نقطۂ نظر سے آپ کے اداریے بہت عمدہ، دلچسپی کا باعث اور سبق آموز ہوتے ہیں۔ مورخہ 21 مئی کے شمارے میں ماشاء اللہ حقوق و فرائض اور انکی ادائیگی کی طرف جس طرح سادہ مگر سحرانگیز الفاظ سے توجہ دلائی دل کو بھا گئی۔

(چوہدری منیر مسعود)

• قلمی جہاد میں مصروف عمل

ہمارا روزنامہ الفضل آن لائن خدا کے فضل سے دنیا کے دوسرے اخبارات سے منفرد ہے۔ کیونکہ یہ صرف دینی پیاس بجھانے میں مصروف ہے۔ میں الفضل کے حوالے سے صرف اتنا لکھوں گا کہ تمام مضامین بہت عمدہ اور معلوماتی ہوتے ہیں۔

(اے آر بھٹی)

• اخبار کے مراحل

مورخہ 9 مئی 2022ء کے شمارہ میں آپ نے الفضل کی تیاری کے جو مراحل بیان کیے ہیں وہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔

(طاہر شاہ)

• اللہ تعالیٰ مزید چار چاند لگائے

اللہ تعالیٰ آپ سب کی بابرکت کوشش میں بہت سی کامیابیاں دیتا چلا جائے۔ ماشاءاللہ تمام مضامین بہت روح پرور ہوتے ہیں۔ آپ کی ادارت میں اخبار کو مزید چار چاند لگائے رکھے۔

(چوہدری محمد امجد جمیل۔ لندن)

ایڈیٹر کے نام خطوط

الفضل آن لائن کی اردو ادب کی گراں قدر خدمات قابل رشک و قابل فخر ہے

علامہ محمد عمر تماپوری۔کوآرڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا لکھتے ہیں۔

گذشتہ دنوں الفضل آن لائن میں ’’یومِ مسیح موعود‘‘ پرخصوصی مضامین پڑھنے کو ملے۔ اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر ماہِ صیام آیا اس پر حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور مضامین بابت رمضان کے مسائل، برکت، رحمت،مغفرت پر الفضل آن لائن کی زینت بنتے رہے۔جس سے روحانیت سے پُر ماحول رہا۔مطالعہ کے ساتھ ساتھ ہر کسی کو عملی طور پرمشق کی بھی توفیق ہوئی۔حضور پُرنور اور ایسے تمام اہل قلم مجاہدین الفضل کے لئے دل سے دُعائیں نکلیں۔ فجزاھم اللّٰہ واحسن الجزاء

مجھے یقین ہے کہ شمع احمدیت کی نسلِ نَو اس سے بھرپور مستفید ہوتی رہی اور ہوتی رہے گی۔ اِن شاء اللہ بالخصوص مغربی دنیا اور ممالک میں اسلامی تہذیب، تمدن، ثقافت اور اقدار کی بھرپور نمائندگی الفضل آن لائن سے مخصوص ہوگئی ہے۔ اس قدر کم عرصہ میں الفضل آن لائن نے حقیقی اسلامی تعلیمات کو عام فہم رنگ میں بیان کرتے ہوئے اُردو ادب کی جو گراں قدر خدمت جاری رکھی ہوئی ہے وہ اپنے آپ میں ایک ریکارڈ ہے۔ نہ صرف قابلِ رشک ہے بلکہ قابل فخر بھی۔ اس طرح کے معیاری اخبار کالانچ ہوناوقت کا اہم ترین تقاضا تھا ان مضامین اور معلومات کے ذریعہ اردو زبان نے دنیا کو اپنی مُٹھی میں سمیٹ لیا ہے۔ اُردو زبان کی دلکشی، جاذبیت، چاشنی اور اس کی محبوبیت ہی لوگوں کو اردو سے قریب لا رہی ہے۔ نہ صرف اُردو سے قریب لا رہی ہے بلکہ اسلامی تعلیمات سے بھی روشناس کرا رہی ہے۔ اس لئے اُردو زبان کا تحفظ، بقا، فروغ اس کی ترقی اور ترویج بہت ضروری ہے۔ اس فریضہ کو آن لائن لندن کمال خوبی سے نبھا رہا ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

یقیناً اردو زبان و ادب سیکھنے اور جاننے کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ آج ساری دنیا میں اردو کا بول بالا ہے اور بڑی تیزی سے یہ زبان مقبول ہوتی جارہی ہے۔ اور ایسا ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بانی جماعتِ احمدیہ مامور من اللہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قلمی زبان بھی اردو ہے۔ اور سارا علمی خزانہ عموی طور پر اردو زبان میں ہے۔ خُلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ اور بزرگان جماعت احمدیہ کی قلمی اور تحریری زبان بھی اردو رہی ہے اور آج بھی ہے۔’’ آؤ! اردو سیکھیں‘‘ پروگرام بھی اہم رول ادا کر رہا ہے۔ اس پروگرام کے ذریعہ مغربی ممالک کے طلباء و طالبات کو اردو سیکھنے میں بہت مدد مل رہی ہے۔ اب آسانی سے گھر بیٹھے ہر طبقہ کے لوگ اردو زبان سیکھ سکیں گے۔ اِن شاء اللہ

آپ کا تازہ اداریہ Help us help you سونے پرسہاگہ ہے۔قبل ازیں بھی کئی بار آپ کی طرف سے اس مضمون پر کوشش ہوتی رہی۔ ماہِ رواں 19 مئی 2022ء’’حقوق و فرائض‘‘ آپ کا اداریہ پڑھنے کو ملا۔ کافی پرانی بات ہے۔ اُستاذی المحترم مولانا محمد حفیظ بقاپوری سابق ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان مدرسہ کی آخری کلاس کو تفسیر القرآن پڑھایا کرتے تھے۔ راقم الحروف اس آخری کلاس میں طالب علم تھا۔حقوق پر ہر مذہب نے، سماج نے، معاشرہ نے ہر شخص پر کچھ فرائض عائد کئے ہوئے ہیں۔ ان کو پوری ذمہ داری اور ایمانداری سے ہر ایک ادا کرے تو کسی کی حق تلفی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی مضمون کو آپ نے بڑی عمدگی سے بیان کیا ہے۔مثالیں دے کر سمجھانے کی کوشش کی ہیں اور اس میں آپ کامیاب بھی ہیں۔

حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ضمن میں فرماتے ہیں۔

’’یہ اہم نکتہ ہے جسے ہمیں یاد رکھنا چاہئے۔صرف عبادتیں اگر اس کے ساتھ بندوں کے حقوق کی ادائیگی نہیں تو کچھ فائدہ نہیں دیتیں اور صرف مخلوق کے بعض حق ادا کردینا اور خدا تعالیٰ کو بھول جانا جس طرح لوگ کہتے ہیں ہم بندوں کے حق ادا کر رہے ہیں یہ بھی تقویٰ پر چلنے والے نہیں بنا سکتے۔ ایک حقیقی مومن کے لئے دونوں حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے‘‘

(خطبہ جمعہ 22 اپریل 2022ء بمقام مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ)

یوں تو حضور پُرنور کے خطبات mta کے توسط سے براہِ راست سُنتے ہیں اور پھر اخبار الفضل آن لائن میں پڑھ لیتے ہیں۔لیکن جب کوئی صاحب علم، دانشور، عالم دین حُضور پُرنور کے اقتباسات کو اپنے مضمون میں زینت بناتا ہے تو طبیعت ازخود اس خطبہ کو نئے سرے سے سننے اور پڑھنے کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اس لئے اہل قلم حضرات اپنے مضامین میں حُضور پُرنور اور بزرگانِ سلسلہ کے اقتباسات کو جو آپ کے تحریر کردہ مضمون سے متعلق ہوں تو وزن، نکھار اور نقل کریں تو مضمون میں اور شان پیدا ہوگی۔ اس میں آپ کے اداریے رول ماڈل ہیں۔ کان اللہ معہ

الفضل نے ہمیں ایک خاندان بنا دیا ہے

مکرمہ مبشرہ شکور۔لندن سے لکھتی ہیں۔

الفضل کا نام لیتے ہی پہلے تو دادی اماں یاد آتی ہیں۔ اکثر ان کے ہاتھ میں الفضل دیکھا۔ کبھی کبھی وہ ہمیں پڑھ کر سنانے کے لئے بھی کہتیں اس طرح اس خوب صورت اخبار سے تعارف ہوا۔ الفضل کے ذریعے خلیفہ وقت اور جماعت کی خبریں ملنے لگیں۔ الفضل کے ساتھ ہاتھ میں لے کر پڑھنے کا ہی تصور راسخ ہوگیا۔

13 دسمبر 2019ء کو جب حضور نے آن لائن الفضل کے اجراء کا اعلان فرمایا تو یکدم میں سوچ میں پڑ گئی کہ آن لائن اخبار کیسا ہوگا۔

خدا کے کام خدا ہی جانے اب جب کہ الفضل جب چاہیں فون پر بھی باآسانی پڑھ رہے ہیں۔ اور شیئر کر رہے ہیں تو بڑا لطف آتا ہے۔ نئی ٹیکنالوجی سے جتنی سہولتیں میسر آ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس روحانی مائدہ کو ہمارے ہاتھوں میں لاکر رکھ دیا ہے۔ خاص طور پر رمضان المبارک میں ایک معمول بن گیا تھا۔ تہجد، سحری، فجر نماز، حدیث کا روزانہ درس جو امام عطاء المجیب راشد صاحب کی طرف سے ہوتا تھا۔قرآن پاک کی تلاوت اور پھر الفضل اخبار، ایسے روزہ کا آغاز ہوتا رہا۔

تہہ دل سے آپ کی ٹیم کی شکر گزار ہوں جو انتھک محنت کے بعد ایک روحانی مائدہ ہم تک پہنچاتے ہیں۔ بہت اعلیٰ مضامین اور نظمیں۔ جماعت کے احباب کی ترقی، ان کے غم اور خوشی کی خبریں گھر بیٹھے ملتی ہیں ہم ایک خاندان بن گئے ہیں۔ اللہ ہم سب کو اس حسین تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

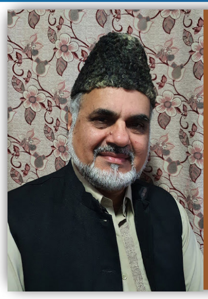

رپورٹ: وسیم احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل آن لائن برازیل

برازیل میں عید الفطر روایتی جوش وخروش سے منائی گئی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برازیل میں عید الفطر روایتی جوش و خروش کیساتھ مؤرخہ 02 مئی کو منائی گئی امسال بھی برازیل میں نماز عید تین بڑے شہروں میں ادا کی گئی جن میں جماعت احمدیہ برازیل کا مرکز Petropolis۔ Rio de Janeiro اور São Paulo شامل ہیں۔

Petropolis میں نماز عید مسجد بیت الاول میں ادا کی گئی جس میں 24 مرد وزن کے علاوہ 2 غیر مسلم مہمانوں نے بھی شرکت کی۔عید کی نماز مکرم وسیم احمد ظفر صاحب نیشنل صدر جماعت و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ برازیل نے پڑہائی اور خطبہ عید دیا اپنے خطبہ میں مکرم مبلغ انچارج صاحب نے اسلام میں عید کی اہمیت کو بیان کیا آپ نے بتایا کہ عید بار بار آنے والی خوشی کو کہتے ہیں اور حقیقی عید وہی ہوتی ہے جو قربانیوں کے بعد حاصل ہو نیز اسلامی عید اجتماعی خوشی کا نام ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے سب مسلمانوں کو اس میں شامل ہونے کی تاکید فرمائی ہے خواہ انہوں نے روزے رکھے یا نہیں۔ مالی قربانی یا دوسری عبادات کیں یا نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ عید ہمیں یہ سبق بھی دیتی ہے کہ جس طرح رمضان کی مشکلات اور جدوجہد کے بعد عید آئی ہے اسی طرح الٰہی جماعتوں کے ابتلاؤں اور امتحانوں کے دَور کے بعد بھی عید کے دن آتے ہیں اور ایک مومن کی حقیقی عید خدا تعالیٰ کی رضاء اور اسکا قرب حاصل کرنا ہے۔ صدر صاحب نے خصوصا والدین کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ ان ممالک میں چونکہ بعض مذہبی تہواروں اور پروگراموں میں ہم شرکت نہیں کرتے اور بچوں کو بھی روکتے ہیں اس لئے خاص طور پر یہ عید زیادہ جوش و خروش سے منانی چاہئے اور بچوں کو تحائف بھی دینے چاہئیں تا کہ انکو معلوم ہو کہ اسلام میں بھی خوشی کے تہوار ہیں۔ آپ نے اپنی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بھی سب کو عید کی مبارکباد دی۔ دعا کے بعد سب نے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی اور عید فنڈ بھی ادا کیا جس کے بعد سب کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

Rio de Janeiro میں بھی عید کی نماز ادا کی گئی۔ اس شہر میں عید کی نماز مکرم حافظ احتشام احمد مومن صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 15 افراد نے شرکت کی جن میں زیادہ تر لوکل غیر مسلم افراد تھے۔ خطبہ عید میں رمضان المبارک کی اہمیت اور برکات کی طرف احباب کو توجہ دلاتے ہوئے اس بات کی یاد دہانی کروائی کہ رمضان المبارک میں شروع کی گئی نیکیوں کو پورا سال جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے تب ہی ہم حقیقی رنگ میں عید منانے کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ مکرم مربی صاحب نے دعا کروائی جس کے بعد سب کے لئے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر ایک گرجا کے دو نوجوان پادریوں نے بھی شرکت کی اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارا پہلا موقع ہے کہ ہم کسی مسلم تہوار میں شامل ہوئے ہیں رمضان اور عید کا جو مقصد ہمیں آج پتہ چلا ہے وہ نہایت ہی شاندار ہے اور اگر سب اس پر عمل شروع کر دیں تو حقیقت میں ایک انقلاب لایا جا سکتا ہے۔

São Paulo شہر میں بھی احمدی احباب نے نماز عید ادا کی مکرم مدثر احمد صاحب نے عید کی نماز پڑہائی اور خطبہ دیا اور دعا کروائی جس کے بعد ریفریشمنٹ اور کھانا پیش کیا گیا۔

اسی دن شام کو مسجد بیت الاول۔ پیٹروپولس میں عید کی خوشیوں کو دوبالا کرنے کے لئے BBQ کی پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں Rio de Janeiro - Petropolis اور Teresopolis کے احمدی افراد کے علاوہ بعض دیگر مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ Rio شہر کے ایک مہمان دوست Rosario نے پہلی بار کسی عید ملن پارٹی میں شامل ہوئے انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہیں آ کر بہت خوشی ہوئی ہے امن اور محبت کا ماحول دیکھنے کو ملا جسے وہ ساری زندگی یاد رکھیں گے خاص طور انکو ’’جلیبی‘‘ بنانے کا طریق اور اسکا ذائقہ بہت ہی اچھا لگا جسکا وہ بار بار ذکر کرتے رہے۔ Teresopolis شہر کی ایک نومبائع بہن عائشہ بھی پہلی بار عید میں شامل ہوئیں انہوں نے بتایا کہ سب بہت اچھا لگا انکو بھی جلیبی بہت پسند آئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عید کے سارے پروگرام بہت اچھے اور یادگار رہے اللہ تعالیٰ ہمیں خدا تعالیٰ کی رضاء کی راہوں پر چلتے ہوئے عید کی خوشیوں سے حقیقی رنگ میں مستفید ہونے کی توفیق دے اور ہمارا ہر دن ہی عید کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ آمین

رپورٹ: مسعود احمد طاہر۔ نمائندہ الفضل گیمبیا

نومبائعین کا ایک روزہ ریفریشر کورس

جماعت احمدیہ گیمبیا سے ایک معلم صاحب مکرم المامی بالا جو بیان کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو اپنے ریجن (لوئر ریور ریجن) کے ڈسٹرکٹ (نیامنا) میں نومبائعین کا ایک روزہ ریفریشر کورس منعقد کرانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ یہ پروگرام مؤرخہ 08 مئی 2022ء بروز اتوار کو بوقت گیارہ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد دو معلمین کرام نے دس شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریوں کے موضوع پر لوکل زبان میں تقاریر کیں۔ اس کے بعد پروگرام کے مہمان خصوصی مکرم مسعود احمد طاہر صاحب، ایریا مشنری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی گذشتہ انبیاء کے متبعین پر فضیلت کے موضوع پر ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ماننے والے ہیں۔ اس لئے ہمارے نمونے بھی آپ ﷺ کے صحابہ کی طرح ہونے چاہئیں۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں سب نے بہت دلچسپی لی یہاں تک کہ یہ مجلس تقریباً دو گھنٹے تک چلی گئی۔

پروگرام کے اختتام پر ایک نومبائع مکرم عمر کنٹے صاحب نے کہا کہ باوجود اس کے کہ میں نے جماعت کی مخالفت میں بہت کچھ سن رکھا ہے۔ لیکن اگر لوگ جماعت کی اس خوبصورت تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دیں تو بہترین مسلمان بن جائیں۔ اسی طرح ایک دوست بولنگ کیٹا صاحب نے کہا کہ آج سے پہلے ہم گویا پانی میں ڈوبتے چلے جا رہے تھے۔ لیکن آج کے پروگرام کے بعد اگر سارا جسم نہیں تو کم از کم ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری ایک ٹانگ اب پانی سے باہر ہے اور ہم اب ڈوبنے کے خطرے سے باہر ہیں۔ الحمدللہ

اس کورس میں 5 دیہاتوں سے کل 22 احباب نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنا خاص فضل فرمائے اور ہم سب کو حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

دعا کا تحفہ

حالت لاعلمی میں سوال سے بچنے کی دعائے بخشش و رحمت

طوفان نوحؑ میں جب حضرت نوح علیہ السلام کا نافرمان بیٹا بھی ہلاک ہونے لگا تو حضرت نوحؑ نے اپنے کافر بیٹے کے حق میں دعا کی جس پر عتاب ہوا کہ اپنے برے اعمال کی وجہ سے وہ آل نوحؑ میں شامل نہیں رہا۔ تب حضرت نوحؑ نے یہ عاجزانہ دعا کی جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور برکات کا مژدہ سنایا گیا۔ (ہود:45-49)

رَبِّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ اَنۡ اَسۡـَٔلَکَ مَا لَیۡسَ لِیۡ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَ تَرۡحَمۡنِیۡۤ اَکُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۴۸﴾ (ہود:48)

اے میرے رب! میں اس بارہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے کوئی ایسا سوال کروں جس کے متعلق مجھے حقیقی علم حاصل نہ ہو۔ اور اگر تو میری گزشتہ غفلت کو معاف نہ کرے اور رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 12)

(مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

رپورٹ: محمد ظہیر احمد۔ نمائندہ الفضل آن لائن گیمبیا

جمہوریہ دی گیمبیا کے نائب صدر و وزراء سے ملاقاتیں

جمہوریہ دی گیمبیا کے نائب صدر عزت مآب سے ملاقات

جماعت احمدیہ کا وفد جس میں مکرم امیر صاحب Baba F. Trawally، محترم محمود احمد طاہرصاحب (نائب امیر اور مشنری انچارج)، نصرت سینئر سیکنڈری سکول کے سابقہ پرنسپل اور ٹوجیرنگ گاؤں کے الکالومحترم (Karamo S. Bojang (R، ہیومینٹی فرسٹ دی گیمبیا برانچ کے چیئرمین محترم Kawsu Kinteh اورمحترم Alagie Gassama شامل تھے، 22 مئی 2022 بروز اتوار دی گیمبیا کے نائب صدرمحترم Alieu Badara Joof سے ملاقات کے لیے بانجولنڈنگ (Banjulinding) میں انکی رہائش گاہ پر گئے۔ وفد کی قیادت محترم مکرم امیر صاحب نے کی۔

نائب صدر جمہوریہ دی گیمبیانے وفد کا پرتپاک استقبال کیا اور اپنی رہائش گاہ پرخوش آمدید کہا۔انہوں نے یونڈم کالج (Yundum College) سے گریجویشن کیا اور گریجویشن کے بعدعزت مآب نے نصرت سینئر سیکنڈری سکول میں پڑھایا۔ بعد ازاں وہ مزید تعلیم کے حصول کے لیے یونیورسٹی چلے گئے۔ بیچلرز کی ڈگری حاصل کرنے کے بعدنصرت سینئر سیکنڈری اسکول میں تدریس جاری رکھنے کے لیے واپس آگئے۔ انہوں نے 12 سال نصرت سینئر سیکنڈری سکول میں بطور استاد گزارے۔

اس لیے جماعت سے بہت اچھا اور پرانا تعلق ہے۔ وہ ہمارے پاکستانی مشنریوں اوراساتذہ کوجانتے تھے جنہوں نے دی گیمبیا میں خدمات انجام دیں اور انہوں نے مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب، مکرم نسیم احمد صاحب، مکرم عقیل احمد صاحب اور مکرم محمد محمود اقبال صاحب کا ذکر خیر کیا۔

عزت مآب نائب صدر نے وفد کو بتایا کہ مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب اور کچھ دوسرے لوگوں نے انہیں فون کیا اور جمہوریہ دی گیمبیا کے نائب صدر کے طور پر ان کی تقرری پرمبارکباد دی۔

اپنی گفتگو میں انہوں نے جماعت کی خدمات کو سراہا جو کہ صحت کی دیکھ بھال کے شعبے میں بیمار اور نادار لوگوں کے درد اور تکالیف کو دور کرنے کے لیے، تعلیم کے شعبے میں قوم کو ان کے مستقبل کی بہتری اور زرعی ترقی کے لیے آگاہی فراہم کرتی ہے۔ تاکہ ملک میں غذائی قلت کی دوری کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تہہ دل سے شکر گزاری کا اظہار کیا اور اپنے لیے دعاؤں کی درخواست کی کہ وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق قوم کی بہترین خدمت کر سکیں اور ملکی ترقی کے لیے دعا کریں۔ انہوں نے جماعت کو ہر حال میں اپنے مکمل تعاون کا یقین بھی دلایا۔

مکرم امیر صاحب نے ان کی تقرری پر مبارکباد پیش کی اور نائب صدر صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سلام اور دعائیں دیں۔ مکرم امیر صاحب نے جماعت کی طرف سے نائب صدر صاحب کو انکی مکمل حمایت کا یقین دلایا اور انہیں جماعت احمدیہ دی گیمبیا کے آنے والے جلسہ سالانہ میں مدعو کیا۔

مکرم امیر صاحب نے انگریزی ترجمہ کے ساتھ قرآن پاک کا ایک نسخہ بھی پیش کیا جس میں کچھ دیگر لٹریچر بھی شامل ہیں جن میں The Philosophy of the Teachings of Islam and World Crisis and Path Way to Peace انگریزی میں اور 3 مقامی ترجمہ شدہ زبانوں Mandika, Fula and Wolof میں بھی نائب صدر صاحب کو پیش کیے گئے لٹریچر کے تعارف کے دوران، نائب صدر صاحب نے یسرنا القرآن کا نسخہ ملنے پرخوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سے قرآن پاک کو آسانی سے سیکھنے میں مدد ملے گی اور انہوں نے اس لٹریچر کے لیے مکرم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس کا اختتام مکرم امیر صاحب کی اقتداء میں رقت آمیز دعا سے ہوا۔

جمہوریہ دی گیمبیا کے وزیر اطلاعات سے ملاقات

جماعت احمدیہ کا وفد جس میں مکرم امیر صاحب Baba F. Trawally، محترم محمود احمد طاہر (نائب امیر اور مشنری انچارج)، Alagie Gassama اور Sainey Gassama شامل تھے، 20 مئی 2022 بروز جمعہ جمہوریہ دی گیمبیا کے وزیر اطلاعات (.Mr Lamin Queen Jammeh) سے ان کے وزارتی دفتر میں ملاقات کے لیے گئے۔ وفد کی قیادت مکرم امیر صاحب کر رہے تھے۔

معزز وزیر نے وفد کا پرتپاک استقبال کیا اور اپنے وزارتی دفتر میں خوش آمدید کہا۔ جماعت کے ساتھ ان کا دیرینہ تعلق ہے اور وہ ملک میں صحت، تعلیم اور زراعت کے شعبوں میں جماعت کی خدمات سے بخوبی واقف ہیں اور انہوں نے ہیومینٹی فرسٹ دی گیمبیا برانچ کے مختلف منصوبوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے جماعت کو اپنی مسلسل حمایت کا یقین دلایا اور اعتراف کیا کہ کچھ لوگ جو اس ملک میں جماعت کے لیے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔

مکرم امیر صاحب نے ان کی تقرری پر مبارکباد پیش کی اور انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سلام اور دعائیں دیں۔ مکرم امیر صاحب نے جماعت کی طرف سے وزیر صاحب کو انکی حکومت کی حمایت کا یقین دلایا اور جماعت احمدیہ دی گیمبیا کے آنے والے جلسہ سالانہ میں مدعو کیا۔

مکرم امیر صاحب نے قرآن پاک کا ایک نسخہ انگریزی ترجمہ کے ساتھ کچھ دیگر لٹریچر کے ساتھ بھی پیش کیا جس میں The Philosophy of the Teachings of Islam and World Crisis and Path way to Peace انگریزی میں اور 3 مقامی ترجمہ شدہ زبانوں Mandika, Fula and Wolof میں وزیر صاحب کو پیش کیے گئے۔ انہوں نے مکرم امیر صاحب کی طرف سے پیش کیے گئے لٹریچر پر شکریہ ادا کیا۔ اجلاس کا اختتام مکرم امیر صاحب کی اقتداء میں رقت آمیز دعا سے ہوا۔

جمہوریہ دی گیمبیا کے ٹرانسپورٹ ورکس اور انفراسٹرکچر کے وزیر سے ملاقات

جماعت احمدیہ کا وفد جس میں محترم مکرم امیر صاحب Baba F. Trawally۔ محترم محمود احمد طاہر (نائب امیر اور مشنری انچارج)، Alagie Gassama اور Sainey Gassama شامل تھے، 20 مئی 2022 بروز جمعہ جمہوریہ دی گیمبیا کے وزیر ٹرانسپورٹ ورکس اینڈ انفراسٹرکچر جناب (Mr. Ebrima Sillah) سے ان کے وزارتی دفتر میں ملاقات کے لیے گئے۔ وفد کی

بقیہ صفحہ 6 پر

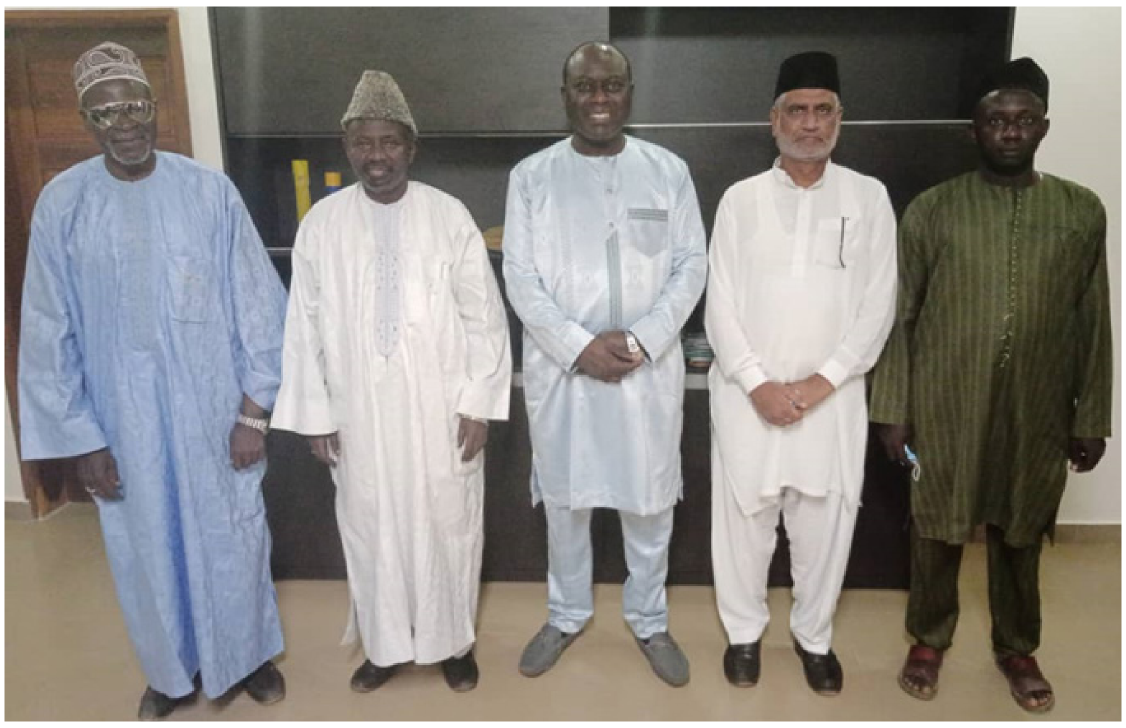

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: ارشد محمود خان۔ نمائندہ اسکاٹ لینڈ

جماعت احمدیہ ڈنڈی، اسکاٹ لینڈ کا عیدملن پروگرام

10مئی 1985ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مسجد بیت الرحمٰن گلاسگو میں خطبہ جمعہ کے ساتھ اس مسجد کا رسمی افتتاح فرمایا اور اس ایمان افروز خطبہ میں جماعت اسکاٹ لینڈ کو اُس کی آنے والی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی، خصوصاً تبلیغ کے میدان میں متحرک ہونے پر زور دیا۔

چنانچہ خلافت کی اس آواز کو عملی جامہ پہناتے ہوئے جماعت ڈنڈی اسکاٹ لینڈ نے مورخہ 14/ مئی 2022ء کو ہر سال کی طرح مسجد محمود ڈنڈی کے قرب وجوار میں رہنے والوں کیلئے عیدملن پروگرام کا انتظام کیا۔ پروگرام کا دعوت نامہ مقامی سیاستدانوں، طلبہ، اقرباء، پریس کے نمائندگان اور دوسرے مذاہب کے لیڈران کو دیا گیا جس کے نتیجہ میں ایک سو کے قریب مہمان اس پروگرام میں شامل ہوئے جس میں مرد خواتین کے علاوہ بچوں کی ایک تعداد بھی شامل تھی۔

قابل ذکر یہ مہمان شامل ہوئے جنہوں نے بعد میں سوشل میڈیا اور ایک اخبار میں اپنی شمولیت کے بارہ میں نیک خواہشات کا اظہار کیا:

1. Michael Marra, Member of the Scottish Parliament
2. Cllr. Fraser MacPherson
3. Cllr. Craig Duncan
4. Cllr. Michael Crichton
5. Cllr. Daniel Coleman
6. Dave Lord Editor of the Evening Telegraph

مہمانوں کی تواضع مشروبات سے کی گئی جس کے بعد باربی کیو کا انتظام تھا جس سے مہمان لطف اندوز ہوئے اور بچے اپنے کھیل کود میں مگن رہے۔ اس کے بعد مسجد محمود ڈنڈی کا دورہ کروایا گیا اور جماعت کے تعارف پر مبنی ایک ویڈیو دکھائی گئی۔ ایک سوال وجواب کا مختصر پروگرام بھی ہوا جس میں مکرم داؤد احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ ڈنڈی اور مکرم عبدالغفار عابد صاحب نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے نیز کھانے کے دوران بھی انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ بعد ازاں جماعت کی کتب ورسائل بھی تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر مکرم رواح الدین عارف خان صاحب مربی سلسلہ گلاسگو بھی مہمانوں کے ساتھ گھل مل گئے اور جماعت کے فلاحی کاموں اور موجودہ عالمی سیاسی صورتحال اور خلیفہء وقت کی امن کیلئے مساعی کا ذکر کیا۔

اس پروگرام کے میزبان مکرم محمد احسان احمد ریجنل امیر صاحب اسکاٹ لینڈ، مکرم شعیب افضال صاحب صدر جماعت ڈنڈی، مکرم ناصح احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ ڈنڈی اور ان کی ٹیم کے ممبران تھے جنہوں نے مہمانوں سے قریبی تعلقات پیدا کئے اور سب سے گھل مل گئے۔

فقہی کارنر

قرض پر زکوٰۃ

(حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں) سوال پیش ہوا کہ جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے کیا اس پر زکوٰۃ دینی لازم ہے؟ آپؑ نے فرمایا:

''نہیں''

(بدر 21 فروری 1907ء صفحہ 5)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

احتساب

ہر رات کو سونے سے پہلے اپنے ضمیر کی خود عدالت لگائیں اور اپنے ہر چھوٹے بڑے کام کا تنقیدی جائزہ لیں۔ اپنی سوچ کو مثبت رکھتے ہوئے، روح کو وکیل، زبان کو مجرم، دل کو گواہ اور آنکھوں کو تماشائی بنا کر احتساب کریں۔ ایک ایک کر کے اپنی غلطیوں پر باریکی سے غور کریں اور ان کو سدھارنے کی کوشش کریں۔ ایک دن آئے گا کہ آپ ایک اچھے انسان اور معاشرے کا بہترین فرد بن جائیں گے۔ ان شاء اللہ

بشریٰ سعید عاطف۔ مالٹا

18/جون 2022ء

شہر	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:11	19:05
مدینہ منورہ	04:02	19:13
قادیان	03:43	19:36
ربوہ	03:23	19:16
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:17	21:21